۲۔ حضرت امام سیوطیؒ فرماتے ہیں: هٰذِهِ التَّفَاسِيْرُ الطِّوَالُ الَّتِيْ أَسْنَدُوْهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرُ مَرْضِيَّةٍ وَرُوَاتُهَا مَجَاهِيْلُ (تفسیر اتقان جلد ۲ صفحہ ۱۸۹) یہ لمبی لمبی تفسیریں جن کو مفسرین نے ابن عباس کی طرف منسوب کیا ہے ناپسندیدہ اور ان کے راوی غیر معتبر ہیں (خادم)

توفی کے معنی عرفِ عام میں

قرآن مجید اور احادیث کے علاوہ اگر عرفِ عام کو بھی دیکھا جائے تو بھی متوفی کے معنی میت کے ہی ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر پٹواری کے رجسٹر اور دیگر دفاتر کو دیکھ لو۔ اور جنازہ کی دعائیں وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ کہ جس کو تو ہم میں سے وفات دے تو اس کو اسلام پر ہی وفات دے۔

توفی کے معنی لغت سے

صحاح میں لفظ توفی کے نیچے ہے تَوَفَّاهُ اللّٰهُ أَيْ قَبَضَ رُوْحَهُ پھر لکھا ہے۔ تُوُفِّيَ فُلَانٌ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَأَدْرَكَتْهُ الْوَفَاةُ پالیا اس کو موت نے (اساس البلاغۃ جلد ۲ صفحہ ۳۴۱)

اَلْوَفَاةُ الْمَوْتُ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ۔ قَبَضَ رُوْحَهُ (قاموس جلد ۴ صفحہ ۴۳)

تَوَفَّـهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قَبَضَ نَفْسَهُ (تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۴)

اَلْوَفَاةُ الْمَنِيَّةُ وَالْوَفَاةُ الْمَوْتُ وَتُوُفِّيَ فُلَانٌ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ إِذَا قَبَضَ نَفْسَهُ وَفِي الصِّحَاحِ إِذَا قَبَضَ رُوْحَهُ (لسان العرب جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۰) جب اس کے نفس کو اللہ تعالیٰ قبض کرے۔ اور صحاح جوہری میں بجائے نفس کے روح کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

تَوَفَّاهُ اللّٰهُ أَيْ قَبَضَ رُوْحَهُ (صحاح جوہری زیر لفظ توفی)

مُتَوَفّٰی۔ وفات یافتہ، مرا ہوا، انتقال کردہ شدہ جہان سے گزرا ہوا (فرہنگ آصفیہ جلد ۴ صفحہ ۲۸۲)

بعض تراجم میں توفی کے معنے بھر لینے کے لکھے ہیں اور اس کا مطلب بھی موت دینا ہے۔

(فرہنگ آصفیہ 〃 〃 〃)

توفی کا مادہ

کلیات ابوالبقاء صفحہ ۱۲۹ پر لکھا ہے۔ اَلتَّوَفِّيْ - اَلْإِمَاتَةُ وَقَبْضُ الرُّوْحِ وَعَلَيْهِ اِسْتِعْمَالُ الْعَامَّةِ.... وَالْفِعْلُ مِنَ الْوَفَاةِ تُوُفِّيَ عَلٰى مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَتَوَفّٰى نَفْسَهُ فَالْمُتَوَفِّيْ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوْ أَحَدٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَزَيْدٌ هُوَ الْمُتَوَفّٰى۔ یعنی توفی کے معنے مارنے اور قبض روح کرنے کے ہیں اور عام لوگوں کا استعمال اسی معنی پر ہے اور اشتقاق اس کا وفات سے ہے۔ توفی مجہول استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ انسان خود اپنی جان کو قبض نہیں کرتا کیونکہ مارنے والا اللہ تعالیٰ ہے یا کوئی اس کا فرشتہ ہے اور انسان وہ ہے جس کو موت دی جاتی ہے۔

تَوَفِّیْ کے معنی احادیث سے

۱۔ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً

فَيُتَوَفّٰى كُلُّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَّا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۳۸۳ و ۳۸۶)

۲- عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَةَ مِنَ الثِّيَابِ۔ الخ (مسند امام احمد بن حنبل مطبوعہ جلد ۶ صفحہ ۳۰۲ مصری)

۳- عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى وَبَكٰى اَصْحَابُهٗ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۸۳)

۴- اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ طَفِقْتُ اَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔ الخ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۳۹۔ مصری)

۵- اِنَّ عَائِشَةَ ؓ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رَاَيْتُ ثَلٰثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِيْ حُجْرَتِيْ فَقَصَصْتُ رُؤْيَايَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ؓ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِيْ بَيْتِهَا قَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا۔ (موطا امام مالک جلد ا صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ مصر)۔

۶- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِيْ تُوُفِّيَ نَفْسُهٗ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُوُفِّيَ حَتّٰى كَانَتْ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔ الخ (مسند امام احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۳۰۴ مصری)

۷- عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّهَا قَالَتْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ اَيُّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ الخ (مسند امام احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۱۱۸ مصری)

۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِطَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ مَالِيْ اَرَاكَ قَدْ شَعِثْتَ وَاغْبَرَرْتَ مُنْذُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ الخ (مسند امام احمد بن حنبل مصری جلد ا صفحہ ۲۸)

۹- عَنْ عُثْمَانَ ؓ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ۔ الخ۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۴۳ مصری)

توفی کے لئے انعامی اشتہار

چونکہ متنازعہ فیہ جگہ میں توفّی باب تفعّل سے ہے اور اللہ تعالیٰ فاعل ہے اور ذی روح یعنی حضرت عیسیٰؑ مفعول ہیں اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی صورت میں توفّی کے معنے سوائے قبض روح کے دکھانے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا ہے مگر آج تک کوئی مردمیدان

جلد دوازدہم

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

حدیث نمبر: ۲۶۹۴۵ تا حدیث نمبر: ۲۸۱۹۹

مؤلف: حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ المتوفی ۲۴۱ھ

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: .... مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (جلد دوازدہم)

مترجم: .... مولانا محمد ظفر اقبال

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لعل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فہرست

مُسند النساء

(۲۷۰۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو كَامِلٍ وَعَفَّانُ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ عُطَارِدَ بْنَ حَاجِبٍ قَدِمَ مَعَهُ ثَوْبُ دِيبَاجٍ كَسَاهُ إِيَّاهُ كِسْرَى فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ [اخرجه النسائي في الكبرى (۹۶۱۶). قال شعيب: صحيح].

(۲۷۰۰۲) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عطارد بن حاجب ایک ریشمی کپڑا لے کر آیا جو اسے کسریٰ (شاہِ ایران) نے پہننے کے لئے دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ اسے خرید لیتے (تو بہتر ہوتا) نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ لباس وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۷۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ وَأَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ قَالَ نَافِعٌ أُرَاهَا حَفْصَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهَا قَالَ فَقِيلَ لَهَا أَخْبِرِينَا بِهَا قَالَ فَقَرَأَتْ قِرَاءَةً تَرَسَّلَتْ فِيهَا قَالَ أَبُو عَامِرٍ قَالَ نَافِعٌ فَحَكَى لَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ قَطَّعَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَطَّعَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ [راجع: ۲۶۹۸۳].

(۲۷۰۰۳) ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کی کسی زوجہ محترمہ ''میرے یقین کے مطابق حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا'' سے نبی علیہ السلام کی قراءت کے متعلق کسی نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس طرح پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے، پھر انہوں نے سورۂ فاتحہ کی پہلی تین آیات کو توڑ توڑ کر پڑھ کر (ہر آیت پر وقف کر کے) دکھایا۔

حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی مرویات

(۲۷۰۰٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُبَيْعَةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ وَأَرَادَتْ التَّزْوِيجَ فَقَالَ لَهَا أَبُو السَّنَابِلِ لَيْسَ لَكِ ذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيْكِ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَزَوَّجُ إِذَا شَاءَتْ [انظر: ۲۷۲۱۰].

(۲۷۰۰۴) حضرت ابوالسنابل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سبیعہ کے یہاں اپنے شوہر کی وفات کے صرف ۲۳ یا ۲۵ دن بعد ہی بچے کی ولادت ہوگئی، اور وہ دوسرے رشتے کے لئے تیار ہونے لگیں، نبی علیہ السلام کے پاس کسی نے آ کر اس کی خبر دی، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ ایسا کرتی ہے تو (ٹھیک ہے کیونکہ) اس کی عدت گذر چکی ہے۔

نبی علیہ السلام کی صورت میں عطاء فرمادیا۔

(۲۷۰۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ [صححه البخاری (۳۲۲)، ومسلم (۲۹۶)]. [انظر: ۲۷۱۰۱، ۲۷۱۰۲، ۲۷۱۸۲، ۲۷۲۳۸، ۲۷۲۳۹، ۲۷۲۴۳، ۲۷۲۴۴].

(۲۷۰۳۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ اور نبی علیہ السلام ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے اور نبی علیہ السلام روزے کی حالت میں انہیں بوسہ دے دیا کرتے تھے۔

(۲۷۰۳۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ [انظر: ۲۷۱۲۴، ۲۷۲۱۱].

(۲۷۰۳۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جب رات کا کھانا اور نماز کا وقت جمع ہو جائیں تو پہلے کھانا کھا لیا کرو۔

(۲۷۰۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ فَمَا تَرَيْنَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ [اخرجه النسائی فی الکبری (۳۰۷۴). قال شعیب: اسناده حسن].

(۲۷۰۳۳) ایک عورت نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میرا شوہر روزے کی حالت میں مجھے بوسہ دے دیتا ہے جبکہ میرا بھی روزہ ہوتا ہے، اس میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام بھی مجھے روزے کی حالت میں بوسہ دے دیتے تھے جب کہ میں بھی روزے سے ہوتی تھی۔

(۲۷۰۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا الْكُحْلَ قَالُوا نَخَافُ عَلَى عَيْنِهَا قَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ بِهَا كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا [صححه البخاری (۵۳۳۸) ومسلم (۱۴۸۸)] [انظر: ۲۷۱۸۸].

(۲۷۰۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت ''جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا'' کی آنکھوں میں شکایت پیدا ہوگئی، انہوں نے نبی علیہ السلام سے اس کا تذکرہ کیا اور اس کی آنکھوں میں سرمہ لگانے کی اجازت چاہی، اور کہنے لگے کہ ہمیں اس کی آنکھوں کے متعلق ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا (زمانۂ جاہلیت میں) تم میں سے ایک عورت ایک سال تک اپنے گھر میں گھٹیا ترین کپڑے پہن کر رہتی تھی، پھر اس کے پاس سے ایک کتا گذارا جاتا تھا اور وہ مینگنیاں پھینکتی ہوئی باہر نکلتی تھی،

(۲۷۱۱۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا عنقریب کچھ حکمران ایسے آئیں گے جن کی عادات میں سے بعض کو تم اچھا سمجھو گے اور بعض پر نکیر کرو گے، سو جو نکیر کرے گا وہ اپنی ذمہ داری سے بری ہو جائے گا اور جو ناپسندیدگی کا اظہار کر دے گا وہ محفوظ رہے گا، البتہ جو راضی ہو کر اس کے تابع ہو جائے (تو اس کا حکم دوسرا ہے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں، جب تک وہ تمہیں پانچ نمازیں پڑھاتے رہیں۔

(۲۷۱۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

(۲۷۱۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام چٹائی پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۷۱۱٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ [راجع: ۲۷۰۳٦].

(۲۷۱۱۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، یہ بتائیے کہ اگر عورت کو "احتلام" ہو جائے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہو گا؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! جب کہ وہ "پانی" دیکھے۔

(۲۷۱۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ مِنْ بَعْدِي لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۷۰۹٤].

(۲۷۱۱۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو اپنی ازواج مطہرات سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد تم پر جو شخص مہربانی کرے گا وہ یقیناً سچا اور نیک آدمی ہو گا، اے اللہ! عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کی سلسبیل کے پانی سے سیراب فرما۔

(۲۷۱۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَةَ مِنْ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ

[صححه ابن حبان (٤٣٠٦). قال الألباني: صحيح (ابو داود: ٢٣٠٤، النسائي: ٦/٢٠٣)].

(۲۷۱۱٦) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ عصفر یا گیرو سے

رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، نہ ہی کوئی زیور پہنے، خضاب لگائے اور نہ ہی سرمہ لگائے۔

(۲۷۱۱۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي السَّرَّاجَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ [راجع: ۲۷۱۰۳].

(۲۷۱۱۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

(۲۷۱۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ [صححه ابن خزيمة (۴۹۳)، والحاكم (۲/۲۳۱). قال الدارقطني: اسناده صحيح. قال الترمذي: غريب. قال الألباني: صحيح (ابوداود: ۴۰۰۱، الترمذي: ۲۹۲۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا سند رجاله ثقات]. [انظر: ۲۷۲۷۸].

(۲۷۱۱۸) ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی علیہ السلام کی قراءت کے متعلق کسی نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام ایک ایک آیت کو توڑ توڑ کر پڑھتے تھے، پھر انہوں نے سورۂ فاتحہ کی پہلی تین آیات کو توڑ توڑ کر پڑھ کر (ہر آیت پر وقف کر کے) دکھایا۔

(۲۷۱۱۹) حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنْ الْكَلَفِ [راجع: ۲۷۰۹۶].

(۲۷۱۱۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کے دور باسعادت میں عورتیں بچوں کی پیدائش کے بعد چالیس دن تک نفاس شمار کر کے بیٹھتی تھیں اور ہم لوگ چہروں پر چھائیاں پڑ جانے کی وجہ سے اپنے چہروں پر ''ورس'' ملا کرتی تھیں۔

(۲۷۱۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ [راجع: ۲۷۰۵۵].

(۲۷۱۲۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔

(۲۷۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَقَدْ ذَكَرْتَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ أُنَاسًا يُصَلُّونَهَا وَلَمْ نَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا وَلَا أَمَرَ بِهِمَا

(۲۷۱۳۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک چادر میں ڈھانپ کر فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص لوگ ہیں، اے اللہ! ان سے گندگی کو دور فرما اور انہیں خوب پاک کر دے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بھی خیر پر ہو۔

(۲۷۱۳۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَإِنَّهُ جَاءَ وَفْدٌ فَشَغَلُوهُ فَلَمْ يُصَلِّهِمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ [راجع: ۲۷۰۵۰].

(۲۷۱۳۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے، ایک مرتبہ بنو تمیم کا وفد آ گیا تھا جس کی وجہ سے ظہر کے بعد کی جو دو رکعتیں نبی علیہ السلام پڑھتے تھے وہ رہ گئی تھیں اور انہیں نبی علیہ السلام نے عصر کے بعد پڑھ لیا تھا۔

(۲۷۱۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي تَوَفَّى نَفْسَهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُوُفِّيَ حَتَّى كَانَتْ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَعْجَبُ الْعَمَلِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا [قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۱۲۲۵ و ۴۲۳۷، النسائي: ۳/۲۲۲)]. [انظر: ۲۷۱۴۰، ۲۷۲۴۵، ۲۷۲۵۴، ۲۷۲۶۲، ۲۷۲۶۶].

(۲۷۱۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا جس وقت وصال ہوا تو فرائض کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں، نبی علیہ السلام کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ تھا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

(۲۷۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْمُعَدَّلِ عَطِيَّةَ الطُّفَاوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي إِذْ قَالَتْ الْخَادِمُ إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ قَالَ قُومِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ قَرِيبًا فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَمَعَهُمْ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَقَبَّلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَاعْتَنَقَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ ثُمَّ أَغْدَفَ عَلَيْهِمَا بِبُرْدَةٍ لَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ لَا إِلَى النَّارِ أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا فَقَالَ وَأَنْتِ [راجع: ۲۷۰۷۵].

(۲۷۱۳۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام ان کے گھر میں تھے کہ خادم نے آ کر بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر ہیں نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھوڑی دیر کے لئے میرے اہل بیت کو میرے پاس تنہا چھوڑ دو، میں وہاں سے اٹھ کر قریب ہی جا کر بیٹھ گئی، اتنی دیر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما بھی آ گئے، وہ دونوں چھوٹے بچے تھے، نبی علیہ السلام نے انہیں پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیا، اور انہیں چومنے لگے، پھر ایک ہاتھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

المُسْنَد

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

حمزة أحمد الزين

الجزء الثامن عشر

من الحديث ٢٠٤٨٠

إلى الحديث ٢٧٥١٩

دار الحديث

القاهرة

الطبعة الأولى

١٤١٦هـ ــ ١٩٩٥م

دار الحديث

طبع . نشر . توزيع

١٤٠ شارع جوهر القائد أمام جامعة الأزهر تليفون ٥١١٦٥٠٨/٥٩١٨٧١٩/٥٩١٩٦٩٧ فاكس ٥٩١٩٦٩٧

فهرس موضوعات المجلد الثامن عشر

ثنا حماد بن سلمة، قال عفان في حديثه: قال أنا أنس بن سيرين عن أبي مجلز عن حفصة أن عطارد بن حاجب قدم معه ثوب ديباج كساه إياه كسرى، فقال عمر: يا رسول الله؛ لو اشتريته، فقال «إنما يلبسه من لا خلاق له».

٢٦٣٥٠ ـ **حدثنا** وكيع عن نافع بن عمر وأبو عامر ثنا نافع عن ابن أبي مليكة عن بعض أزواج النبي ﷺ ـ قال أبو عامر: قال نافع: أراها حفصة ـ أنها سئلت عن قراءة رسول الله ﷺ، فقالت: إنكم لا تستطيعونها، قال: فقيل لها أخبرينا بها، قال: فقرأت قراءة ترسلت فيها، قال أبو عامر: قال نافع فحكى لنا ابن أبي مليكة: ﴿ **الحمد لله رب العالمين** ﴾ ثم قطع ﴿ **الرحمن الرحيم** ﴾ ثم قطع ﴿ **مالك يوم الدين** ﴾.

﴿ حديث أم سلمة زوج النبي ﷺ [1] ﴾

٢٦٣٥١ ـ/ **حدثنا** هشيم بن بشير ثنا يحيى بن سعيد عن سليمان ابن يسار عن أم سلمة زوج النبيّ ﷺ أن سبيعة ابنة الحرث وضعت ٢٨٩/٦

(٢٦٣٥٠) **إسناده صحيح**، سبق في ٢٦٣٣١.

(١) هي أم المؤمنين وزوج النبي ﷺ واسمها هند بنت أبي أمية المخزومية القرشية إحدى المهاجرات الأول وذات الهجرتين. مات زوجها أبو سلمة بن عبدالأسد وكان من المهاجرين فضمها النبي ﷺ إلى أزواجه ليصونها وليعطيها المكانة التي تناسبها فقد كانت من أشراف بني مخزوم ومن العاقلات الحكيمات. توفيت رضي الله عنها سنة ٥٩هـ ولها في هذا السند ٢٧٨ حديثا.

(٢٦٣٥١) **إسناده صحيح**، رواه البخاري ٦٥٣/٨ رقم ٤٩٠٩ في تفسير سورة الطلاق، ومسلم ١١٢٢/٢ رقم ١٤٨٥، والترمذي ٤٩٠/٣ رقم ١١٩٤ وقال: حسن صحيح، والنسائي ١٩٢/٦ رقم ٣٥١٢، والدارمي ٢١٩/٢ رقم ٢٢٨٠، ومالك ٥٩٠/١ رقم ٨٦ كلهم في الطلاق.

بعد وفاة زوجها بعشرين ليلة أو نحو ذلك، وأرادت التزويج، فقال لها أبو السنابل: ليس لك ذلك حتى يأتي عليك آخر الأجلين... فذكر ذلك للنبي ﷺ، فقال «تزوّج إذا شاءت».

٢٦٣٥٢ ـ **حدثنا** سفيان بن عيينة عن ابن أبي نجيح عن أبيه عن عبيد بن عمير عن أم سلمة قالت: لما مات أبو سلمة قلت: غريب ومات بأرض غربة، فأفضت بكاء، فجاءت امرأة تريد أن تسعدني من الصعيد، فقال رسول الله ﷺ «تريدين أن تدخلي الشيطان بيتاً قد أخرجه الله عز وجل منه» قالت: فلم أبك عليه.

٢٦٣٥٣ ـ **حدثنا** سفيان بن عيينة عن الزهري عن نبهان عن أم سلمة ذكرت أن النبي ﷺ قال «إذا كان لإحداكن مكاتب فكان عنده ما يؤدى فلتحتجب منه».

٢٦٣٥٤ ـ **حدثنا** سفيان بن عيينة عن عبدالرحمن بن حميد

(٢٦٣٥٢) **إسناده صحيح**، ابن أبي نجيح هو عبدالله وهو ثقة حديثه عند الجماعة. وأبوه يسار تملي وهو ثقة حديثه عند مسلم ٦٣١/٢ رقم ٩١٨ في الجنائز، والحميدي ١٣٩/١ رقم ٢٩١.

(٢٦٣٥٣) **إسناده صحيح**، نبهان هو مولى أم سلمة وثقه ابن حبان وصحح الترمذي حديثه وضعفه الشافعي في رواية. والحديث رواه أبو داود ٢١/٤ رقم ٣٩٢٨، وابن ماجة ٨٤٢/٢ رقم ٢٥٢٠ كلاهما في العتق، والترمذي ٥٥٣/٣ رقم ١٢٦١ في البيوع، وقال: حسن صحيح.

(٢٦٣٥٤) **إسناده صحيح**، عبدالرحمن بن حميد هو القرشي الزهري وهو ثقة حديثه عند الجماعة. والحديث رواه مسلم ١٥٦٥/٣، وأبو داود ٩٤/٣ رقم ٢٧٩١، والترمذي ١٠٢/٤ رقم ١٥٢٣ وقال: حسن صحيح، والنسائي ٢١٢/٧ رقم ٤٣٦٢. وابن ماجة ١٠٥٢/٢ رقم ٣١٤٩، والدارمي ١٠٤/٢ رقم ١٩٤٨، والحميدي ١٤٠/١ رقم ٢٩٣.

٢٦٣٨١ ـ **حدثنا** يحيى بن سعيد عن شعبة قال حدثني حميد ابن نافع عن زينب بنت أم سلمة عن أمها أن امرأة توفي زوجها، فاشتكت عينها، فذكروها للنبي ﷺ/ وذكروا الكحل، قالوا: نخاف على عينها، قال «قد كانت إحداكن تمكث في بيتها في شر أحلاسها ـ أو في أحلاسها ـ في ستر بيتها حولاً، فإذا مر بها كلب رمت ببعرة؛ أفلا أربعة أشهر وعشراً».

٢٩٢/٦

٢٦٣٨٢ ـ **حدثنا** يحيى بن سعيد عن جعفر بن محمد قال حدثني أبي عن علي بن حسين عن زينب ابنة أم سلمة عن أم سلمة أن رسول الله ﷺ أكل كتفاً، فجاء بلال، فخرج إلى الصلاة ولم يمس الماء.

٢٦٣٨٣ ـ **حدثنا** يحيى بن سعيد عن هشام قال أخبرني أبي عن زينب ابنة أم سلمة عن أم سلمة قالت: قالت أم سليم: يا رسول الله؛ إن الله لا يستحي من الحق؛ هل على المرأة من غسل إذا احتلمت؟ قال «نعم؛ إذا رأت الماء» فضحكت أم سلمة، قالت: أتحتلم المرأة؟ فقال النبي ﷺ «فبم يشبه الولد».

٢٦٣٨٤ ـ **حدثنا** يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني محمد

(٢٦٣٨١) **إسناده صحيح**، حميد بن نافع الأنصاري ثقة حديه عند الجماعة. والحديث رواه البخاري ٤٩٠/٩ رقم ٥٣٣٨، ومسلم ١١٢٥/٢ رقم ١٤٨٨، وأبو داود ١٩٠/٢ رقم ٢٢٩٩، والترمذي ٤٩٢/٣ رقم ١١٩٧ وقال: حسن صحيح، وابن ماجة ٦٧٣/١ رقم ٢٠٨٤، ومالك ٥٩٧/٢ رقم ١٠٣، والحميدي ١٤٥/١ رقم ٣٠٤.

(٢٦٣٨٢) **إسناده صحيح**، رواه النسائي ١٠٧/١ رقم ١٨٢، وابن ماجة ١٦٥/١ رقم ٤٩١، وابن خزيمة ٢٨/١ رقم ٤٤ كلهم في الطهارة.

(٢٦٣٨٣) **إسناده صحيح**، سبق في ١٣٩٤٥ عن أنس.

(٢٦٣٨٤) **إسناده صحيح**، رواه مسلم ١٠٨٣/٢ رقم ١٤٦٠ والرضاع، وأبو داود ٢٤٠/٢ رقم ٢١٢٢، وابن ماجة ٦١٧/١ رقم ٩١٧، والدارمي ١٩٤/٢ رقم ٢٢١٠، ومالك ٥٢٩/٢٠ رقم ١٤ كلهم في النكاح.

عن بعض ولد أم سلمة عن أم سلمة أن رسول الله ﷺ كان يصلي على الخمرة.

٢٦٤٥٨ ـ **حدثنا** عباد بن عباد المهلبي عن هشام بن عروة عن أبيه عن زينب بنت أم سلمة عن أمها أم سلمة أن أم سليم سألت النبي ﷺ فقالت: يا رسول الله إن الله لا يستحي من الحق هل على المرأة غسل إذا احتلمت؟، قال: «نعم إذا رأت الماء».

٢٦٤٥٩ ـ **حدثنا** معاوية بن عمرو ثنا إبراهيم بن سعد قال: حدثني محمد بن إسحق عن محمد بن عبدالرحمن بن حصين عن عوف بن الحرث عن أم سلمة قالت: قال رسول الله ﷺ لأزواجه: «إن الذي يحنو عليكن من بعدي لهو الصادق البار اللهم اسق عبدالرحمن بن عوف من سلسبيل الجنة».

٢٦٤٦٠ ـ **حدثنا** يحيى بن أبي[1] بكير ثنا إبراهيم بن طهمان قال: حدثني بديل عن الحسن بن مسلم عن صفية بنت شيبة عن أم سلمة زوج النبي ﷺ عن النبي ﷺ أنه قال: «المتوفى عنها زوجها لا تلبس المعصفر من الثياب ولا الممشقة ولا الحلي ولا تختضب ولا تكتحل».

٢٦٤٦١ ـ **حدثنا** يونس ثنا حماد ـ يعني ابن زيد ـ عن أيوب

(٢٦٤٥٨) **إسناده صحيح**، عباد بن عباد المهلبي (نسبة إلى المهلب بن أبي صفرة) ثقة حديثه عند الجماعة. والحديث سبق في ٢٦٣٨٣.

(٢٦٤٥٩) **إسناده صحيح**، سبق في ٢٦٤٣٨.

(٢٦٤٦٠) **إسناده صحيح**، رواه أبو داود ٢٩٢/٢ رقم ٢٣٠٤، والنسائي ٢٠٣/٦ رقم ٣٥٣٥، والطبراني في الكبير ٣٥٧/٢٣ رقم ٨٣٨، وابن حبان ٣٢٢ رقم ١٣٢٨.

(١) (أبي) سقط من طبعة الحلبي.

(٢٦٤٦١) **إسناده صحيح**، سبق في ٢٦٤٤٧. وعبدالرحمن السراج هو ابن عبدالله وهو ثقة حديثه عند مسلم.

ابن حوشب عن أم سلمة أن النبي ﷺ جلل على عليّ وحسن وحسين وفاطمة كساء، ثم قال: «اللهم هؤلاء أهل بيتي وخاصتي اللهم أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا»، فقالت أم سلمة: يا رسول الله أنا منهم؟، قال: «إنك إلى خير».

٢٦٤٧٧ ـ حدثنا يونس قال: ثنا أبان عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سملة بن عبدالرحمن عن أم سلمة زوج النبي ﷺ قالت: كان النبي ﷺ يصلي ركعتين بعد الظهر وإنه جاءه وفد فشغلوه فلم يصلهما فصلاهما بعد العصر.

٢٦٤٧٨ ـ حدثنا عبدالرزاق قال: ثنا سفيان عن أبي إسحق عن أبي سلمة بن عبدالرحمن عن أم سلمة قالت: والذي توفى نفسه ـ تعني النبي ﷺ ـ ما توفي حتى كانت أكثر صلاته قاعدا إلا المكتوبة وكان أعجب العمل إليه الذي يدوم عليه العبد وإن كان يسيرا.

٢٦٤٧٩ ـ حدثنا عبدالوهاب بن عطاء ثنا عوف عن أبي المعدل عطية الطفاوي قال: حدثني أبي عن أم سلمة زوج النبي ﷺ قالت: بينما رسول الله ﷺ في بيتي إذ قالت الخادم: إن عليا وفاطمة بالسدة، قال: «قومي عن أهل بيتي»، قالت: فقمت فتنحيت في ناحية البيت قريبا فدخل عليّ
٣٠٥/٦ وفاطمة/ ومعهما الحسن والحسين صبيان صغيران فأخذ الصبيين فقبلهما

(٢٦٤٧٧) **إسناده صحيح**، سبق فى ٢٦٣٩٥.

(٢٦٤٧٨) **إسناده صحيح**، رواه النسائي ٣/٢٢٢ رقم ١٦٥٣ ومابعده في قيام الليل، وابن ماجة ١/٣٨٧ رقم ١٢٢٥ في الصلاة و ٢/ ١٤١٦ رقم ٤٢٣٧ في الزهد.

(٢٦٤٧٩) **إسناده ضعيف**، لجهالة أبي عطية الطفاوي والحديث سبق في ٢٦٤٧٦ و ٢٦٤٢٩ وإحالاته وهوصحيح.

جلد اول

مُسند امام احمد بن حنبل (مترجم)

حدیث نمبر: ۱ تا حدیث نمبر: ۱۸۳۷

مؤلف: حضرت امام احمد بن حنبل

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37724228-37355743

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد اول

مؤلف

حضرۃ الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱ تا حدیث نمبر: ۱۸۳۷

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

MAKTABA-E-REHMANIA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: .... مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (جلد اول)

مترجم: .... مولانا محمد ظفر اقبال

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لعل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت' طباعت' تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

سَرَّهُ أَنْ يُحَرِّمَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيذَ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْجَرِّ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَخِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ٢٦٠، ٣٦٠]

(۱۸۵) ابوالحکم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مٹکے کی نبیذ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے مٹکے کی نبیذ اور کدو کی تونبی سے منع فرمایا ہے، اس لئے جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نبیذ کو حرام سمجھے۔

ابوالحکم کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے مٹکے اور کدو کی تونبی کی نبیذ سے منع فرمایا ہے، پھر میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور سبز مٹکے سے منع فرمایا ہے، اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ نبی علیہ السلام نے مٹکے، کدو کی تونبی، اور لکڑی کو کھوکھلا کر کے بطور برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے اور کچی اور پکی کھجور کی شراب سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۱۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا قَدْ نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا لِحُضُورِ أَجَلِي وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضِيعَ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَالَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قَوْمًا سَيَطْعُنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ وَإِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ إِلَيَّ مِنَ الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مُنْذُ صَاحَبْتُهُ مَا أَغْلَظَ لِي فِي الْكَلَالَةِ وَمَا رَاجَعْتُهُ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ فَإِنْ أَعِشْ أَقْضِي فِيهَا قَضِيَّةً يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ فَإِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ

فَأُخِذَ بِيَدِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ وَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا [راجع: ۸۹]

(۱۸۶) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے لئے تشریف لائے، نبی علیہ السلام کا تذکرہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کی، پھر فرمانے لگے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آ گیا ہے، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغے نے مجھے دو مرتبہ ٹھونگ ماری ہے۔

کچھ لوگ مجھ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دوں، اتنی بات تو طے ہے کہ اللہ اپنے دین کو ضائع کرے گا اور نہ ہی اس خلافت کو جس کے ساتھ اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا تھا، اب اگر میرا فیصلہ جلد ہو گیا تو میں مجلس شوریٰ ان چھ افراد کی مقرر کر رہا ہوں جن سے نبی علیہ السلام بوقت رحلت راضی ہو کر تشریف لے گئے تھے۔

میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ مسئلہ خلافت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کریں گے، بخدا! میں اپنے ان ہاتھوں سے اسلام کی مدافعت میں ان لوگوں سے قتال کر چکا ہوں، اگر یہ لوگ ایسا کریں تو یہ لوگ دشمنانِ خدا، کافر اور گمراہ ہیں، میں نے اپنے پیچھے کلالہ سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا، نبی علیہ السلام کی صحبت اختیار کرنے کے بعد مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کسی مسئلہ میں آپ مجھ سے ناراض ہوئے ہوں، سوائے کلالہ کے مسئلہ کے کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی سخت ناراض ہوئے تھے، اور میں نے نبی علیہ السلام سے کسی چیز میں اتنا تکرار نہیں کیا جتنا کلالہ کے مسئلے میں کیا تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی میرے سینے پر رکھ کر فرمایا کیا تمہارے لیے اس مسئلے میں سورۂ نساء کی وہ آخری آیت ''جو گرمی میں نازل ہوئی تھی'' کافی نہیں ہے؟

اگر میں زندہ رہا تو اس مسئلے کا ایسا حل نکال کر جاؤں گا کہ اس آیت کو پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے سب ہی کے علم میں وہ حل آ جائے، پھر فرمایا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے مختلف شہروں میں جو امراء اور گورنر بھیجے ہیں وہ صرف اس لئے کہ لوگوں کو دین سکھائیں، نبی علیہ السلام کی سنتیں لوگوں کے سامنے بیان کریں، ان میں مالِ غنیمت تقسیم کریں، ان میں انصاف کریں اور میرے سامنے ان کے وہ مسائل پیش کریں جن کا ان کے پاس کوئی حل نہ ہو۔

لوگو! تم دو درختوں میں سے کھاتے ہو جنہیں میں گندہ سمجھتا ہوں (ایک لہسن اور دوسرا پیاز، جنہیں کچا کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے) میں نے دیکھا ہے کہ اگر نبی علیہ السلام کو کسی شخص کے منہ سے اس کی بدبو آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا جاتا تھا اور یہی نہیں بلکہ اس کو جنت البقیع تک پہنچا کر لوگ واپس آتے تھے، اگر کوئی شخص انہیں کھانا ہی چاہتا ہے تو پکا کر ان کی بو مار دے۔

(۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ شَعِثْتَ وَاغْبَرَرْتَ مُنْذُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ سَائَكَ يَا طَلْحَةُ إِمَارَةُ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنِّي لَأَجْدَرُكُمْ أَنْ لَا أَفْعَلَ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ إِلَّا وَجَدَ رُوحَهُ

لَهَا رَوْحًا حِينَ تَخْرُجُ مِنْ جَسَدِهِ وَكَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمْ أَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَلَمْ يُخْبِرْنِي بِهَا فَذَلِكَ الَّذِي دَخَلَنِي قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنَا أَعْلَمُهَا قَالَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ فَمَا هِيَ قَالَ هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي قَالَهَا لِعَمِّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ طَلْحَةُ صَدَقْتَ [قال شعيب: صحيح بطرقه] [انظر: ۲۵۲]

(۱۸۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا بات ہے، نبی علیہ السلام کے وصال مبارک کے بعد سے آپ پراگندہ حال اور غبار آلود رہنے لگے ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی کی یعنی میری خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی پناہ! مجھے تو کسی صورت ایسا نہیں کرنا چاہیے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نزع کی حالت میں وہ کلمہ کہہ لے تو اس کے لئے روح نکلنے میں سہولت پیدا ہو جائے اور قیامت کے دن وہ اس کے لیے باعث نور ہو، مجھے افسوس ہے کہ میں نبی علیہ السلام سے اس کلمے کے بارے پوچھ نہیں سکا، اور خود نبی علیہ السلام نے بھی نہیں بتایا، میں اس وجہ سے پریشان ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے الحمدللہ کہہ کر پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟ فرمایا وہی کلمہ جو نبی علیہ السلام نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا یعنی ''لا الہ الا اللہ'' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا۔

(۱۸۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكُمْ تَقْرَئُونَ آيَةً فِي كِتَابِكُمْ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ هِيَ قَالَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّاعَةَ الَّتِي نَزَلَتْ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ [صححه البخاری (۴۵) ومسلم (۳۰۱۷) وابن حبان (۱۸۵)] [انظر: ۲۷۲]

(۱۸۸) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے جس دن وہ نازل ہوئی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے آیت تکمیل دین کا حوالہ دیا، اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا! مجھے علم ہے کہ یہ آیت کس دن اور کس وقت نازل ہوئی تھی، یہ آیت نبی علیہ السلام پر جمعہ کے دن عرفہ کی شام نازل ہوئی تھی۔

(۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ أَنَّ النَّبِيَّ

الموسوعة الحديثية

مسند الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

شعيب الأرنؤوط   عادل مرشد

مؤسسة الرسالة

الموسوعة الحديثية

تقدمها مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع
بيروت

المشرف العام على إصدارها
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

المشرف على تحقيقها وتخريج نصوصها والتعليق عليها
الشيخ المحدث شعيب الأرنؤوط

المشاركون في التحقيق

شعيب الأرنؤوط محمد نعيم العرقسوسي عادل مرشد إبراهيم الزيبق
محمد رضوان العرقسوسي كامل الخراط

الطبعة الأولى
١٤١٦هـ - ١٩٩٥م

مؤسسة الرسالة
للطباعة والنشر والتوزيع

مؤسسة الرسالة - بيروت - شارع سوريا - بناية صمدي وصالحة
هاتف ٣١٩٠٣٩ - ٨١٥١١٢ - ص. ب ٧٤٦٠ برقياً: بيوشران

حديث أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم[1]

٢٦٤٧١- حدَّثنا هُشَيم بنُ بَشير، حدَّثنا يحيى بن سعيد، عن سليمانَ ابنِ يسار ٢٨٩/٦

عن أمِّ سَلَمَةَ زوجِ النبيِّ ﷺ، أنَّ سُبَيْعَةَ ابنةَ الحارث وضعَتْ بعدَ وفاةِ زوجِها بعشرين[2] ليلةً، أو نحو ذٰلك، وأرادَتْ التزويج، فقال لها أبو السَّنابل: ليس لك ذٰلك حتى يأتيَ عليك آخِرُ الأجلَيْن، فذُكر ذٰلك للنبيِّ ﷺ، فقال: «تَزَوَّجُ إذا شَاءَتْ»[3].

---

(١) هي هند بنت أبي أمية بن المغيرة أمُّ المؤمنين المخزومية، بنت عمِّ خالد بن الوليد، وهي من المهاجرات الأُول، كانت قبل النبي ﷺ عند أخيه من الرضاعة أبي سلمة بن عبد الأسد المخزومي، فمات عنها، فتزوَّجها النبي ﷺ، وذٰلك سنة أربع من الهجرة، وكانت تعدُّ من فقهاء الصحابيات، وكانت آخر من مات من أمهات المؤمنين، ماتت سنة إحدى -أو اثنتين- وستين، ولها نحو من تسعين سنة. انظر «سير أعلام النبلاء» ٢/٢٠١.

(٢) في (ظ٢) و(ق): لعشرين.

(٣) حديث صحيح، وهٰذا إسناد ضعيف، سليمان بن يسار لم يسمع هٰذا الحديث من أمِّ سَلَمة، بينهما أبو سلمة بنُ عبد الرحمٰن، وقد سمعه أبو سلمة مرةً بواسطة كُريب مولى ابنِ عباس، كما سيأتي برقم (٢٦٦٧٥)، ومرة دون واسطة، كما سيأتي (٢٦٦٥٨) و(٢٦٧١٥).

وقد ذكرنا أحاديث قصة سُبَيْعَة في مسند ابن مسعود عند الرواية (٤٢٧٣).

قال السندي: قولها: التزويج، أي: أن يزوجها وليها من أحد، أو أن تزوج هي نفسها من أحد.

أن امرأةً سألت أمَّ سَلَمة، فقالت: إن زوجي يُقَبِّلُني وهو صائم وأنا صائمة، فما ترين؟ فقالت: كان رسولُ الله ﷺ يُقَبِّلُني وهو صائم وأنا صائمة[1].

٢٦٥٠١- حدثنا يحيى بنُ سعيد، عن شعبة، قال: حدثني حُمَيْد بن نافع، عن زينبَ بنتِ أمِّ سَلَمة

عن أمِّها أنَّ امرأةً تُوفِّي زوجُها، فاشْتَكَتْ عينُها، فذكروها للنبيِّ ﷺ، وذكروا الكُحْلَ، قالوا: نخافُ[2] على عينها؟ قال: ٢٩٢/٦
«قَدْ كانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ في بَيْتِها فِي شَرِّ أَحْلاَسِها -أو في أَحْلاسِها، في شرِّ[3] بيْتِها- حَوْلاً، فَإذا مَرَّ بها كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ.

(١) إسناده حسن، طلحة بن يحيى: هو ابن طلحة بن عبيد الله التيمي مختلف فيه، وهو حسنُ الحديث، وعبد الله بن فرُّوخ: هو التيمي مولى آل طلحة، لم يذكروا في الرواة عنه سوى اثنين، وذكره ابن حبان وابن خلفون في «ثقاتهما»، وقال ابن عبد البر في «التمهيد» ١٢٢/٥: تابعي، ليس به بأس، وبقية رجال الإسناد ثقات رجال الشيخين.

وأخرجه ابن عبد البر في «التمهيد» ١٢١/٥، والمزي في «تهذيب الكمال» (في ترجمة عبد الله بن فرُّوخ) من طريق الإمام أحمد، بهذا الإسناد.

وأخرجه النسائي في «الكبرى» (٣٠٧٤) و(٣٠٧٥)، والطحاوي في «شرح معاني الآثار» ٩٠/٢، والطبراني في «الكبير» ٢٣/(٦٥٣) من طرق، عن طلحة ابن يحيى، به.

وسيأتي برقم (٢٦٧١٩).

وانظر (٢٦٤٩٨).

(٢) في (ظ٦) و(ق): تخاف.

(٣) في (م): ستر، وهو خطأ.

أفلا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وعَشْراً؟»[1].

---

(١) إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وأخرجه البخاري (٥٧٠٦)، وابن الجارود في «المنتقى» (٧٦٨) من طريق يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه الطيالسي (١٥٩٦)، والبخاري (٥٣٣٨)، ومسلم (١٤٨٨)، والنسائي في «المجتبى» ٦/١٨٨، وفي «الكبرى» (٥٦٩٤)، والبغوي في «الجعديات» (١٥٧١) و(١٥٧٢) مختصراً، والطحاوي في «شرح مشكل الآثار» (١١٤١)، والطبراني في «الكبير» ٢٣/(٨١٣)، والبيهقي في «السنن» ٧/٤٣٩، وابن عبد البر في «الاستذكار» ١٨/٢٢٧ من طرق عن شعبة، به. وسقط اسم أمّ سلمة من مطبوع «الاستذكار».

وأخرجه مطولاً وبنحوه مالك في «الموطأ» ٢/٥٩٧-٥٩٨ -ومن طريقه الشافعي في «المسند» ٢/٦١-٦٢ (ترتيب السندي)، وعبد الرزاق في «المصنف» (١٢١٣٠)، والبخاري (٥٣٣٦)، ومسلم (١٤٨٨) و(١٤٨٩)، وأبو داود (٢٢٩٩)، والترمذي (١١٩٧)، والنسائي في «المجتبى» ٦/٢٠١-٢٠٢، وفي «الكبرى» (٥٧٢٧)، والطحاوي في «شرح مشكل الآثار» (١١٤٣)، وفي «شرح معاني الآثار» ٣/٧٥-٧٦، والبغوي في «الجعديات» (١٥٧٤)، وابن حبان (٤٣٠٤)، والطبراني ٢٣/(٨١٢)، والبيهقي في «السنن» ٧/٤٣٧، والبغوي في «شرح السنة» (٢٣٨٩)- عن عبد الله بن أبي بكر بن حزم، عن حُميد بن نافع، به.

وقال مالك في آخره: قال حُميد بن نافع: فقلت لزينب: وما ترمي بالبعرة على رأس الحَوْل؟ فقالت زينب: كانت المرأة إذا توفِّي عنها زوجُها دخلت حِفْشاً ولبست شرَّ ثيابها، ولم تمسّ طيباً، ولا شيئاً، حتى تمرَّ بها سنة، ثم تُؤتى بدابة -حمارٍ أو شاةٍ أو طير- فتفتضُّ به، فقلّما تفتضُّ بشيءٍ إلا مات، ثم تخرج، فتعطى بعرة فترمي بها، ثم تراجع بعد ما شاءت من طيب أو غيره. قال مالك: والحِفْش: البيت الرديء، وتفتضُّ: تمسح به جلدها كالنُّشْرة.

وأخرجه سعيد بن منصور في «سننه» (٢١٣٣)، والنسائي في «المجتبى»=

٢٦٥٨١- حدثنا يحيى بنُ أبي[١] بُكَيْر، حدثنا إبراهيم بنُ طَهْمان، قال: حدثني بُدَيْل، عن الحَسَن بن مسلم، عن صفيَّةَ بنتِ شيبةَ

عن أمِّ سَلَمة زوجِ النبيِّ ﷺ، عن النبيِّ ﷺ أنه قال: «المُتَوَفَّى عَنْها زَوْجُها لا تَلْبَسُ المُعَصْفَرَ[٢] مِنَ الثِّيابِ، وَلا المُمَشَّقَةَ، وَلا الحُلِيَّ، ولا تَخْتَضِبُ، ولا تَكْتَحِلُ»[٣].

---

(١) لفظة «أبي» سقطت من (م).

(٢) في (ظ٢) و(م): المعصفرة.

(٣) إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بُدَيْل بن مَيْسَرة، فمن رجال مسلم.

وأخرجه أبو داود (٢٣٠٤)، والنسائي في «المجتبى» ٦/٢٠٣-٢٠٤، وفي «الكبرى» (٥٧٢٩)، وابن الجارود في «المنتقى» (٧٦٧)، وأبو يعلى (٧٠١٢)، وابن حبان (٤٣٠٦)، والبيهقي في «السنن» ٧/ ٤٤٠، وفي «السنن الصغير» (٢٨١٩)، وفي «معرفة السنن» ١١/ ٢٢٣ من طرق عن يحيى بن أبي بُكير، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطبراني في «الأوسط» (٧٧٢٨) من طريق عيسى بن أبي حرب، عن يحيى بن أبي بكير، عن إبراهيم بن طهمان، عن بديل بن ميسرة، عن الحسن بن مسلم، عن صفية بنت شيبة، عن أم عثمان، عن أم سلمة، به. زاد أم عثمان في الإسناد. وعيسى بن أبي حرب لم نقف له على ترجمة.

وأخرجه الطبراني في «الكبير» ٢٣/ (٨٣٨) من طريق سفيان الثوري، عن معمر، عن بُديل، عن الحسن بن مسلم، عن صفية بنت شيبة، عن أم سلمة، به.

ورواه عبد الرزاق في «مصنفه» (١٢١١٤) -ومن طريقه البيهقي في «السنن» ٧/ ٤٤٠- عن معمر، عن بديل، عن الحسن بن مسلم، عن صفية، عن أم سلمة، موقوفاً.

وفي الباب عن أم عطية، سلف برقم (٢٠٧٩٤)، وهو عند البخاري (٥٣٤٢)، ومسلم ٢/ ١١٢٨.

عن أمِّ سلمة، قالت: قلتُ. فذكر الحديث[1].

٢٦٦٠٥- حدثنا حُسين بنُ محمد، قال: حدثنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن أبي سلمة

عن أمِّ سَلَمة زوجِ النبيِّ ﷺ قالت: والذي[2] تَوَفَّى نفسَه ما ماتَ النبيُّ ﷺ حتى كانَتْ أكثرُ صلاتِه قاعداً إلا الصلاة المكتوبة، وكان أحبُّ العملِ إليه الذي يدومُ عليه العبدُ، وإن كانَ يسيراً[3].

٢٦٦٠٦- حدثنا يحيى بنُ سعيد، عن هشام، قال: حدثنا الحسن، عن ضَبَّةَ بنِ مِحْصَن

عن أمِّ سَلَمة، عن النَّبيِّ ﷺ، قال: «سَيَكُونُ[4] أُمراءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ[5]، فَمَنْ أَنْكَرَ، فَقَدْ بَرِىءَ، وَمَنْ كَرِهَ، فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَغِبَ[6] وتابَعَ». قالوا: يا رسولَ الله ألا نُقاتلهم؟

---

(١) إسناده صحيح، وقد سلف برقم (٢٦٥٧٥).

وانظر ما قبله.

(٢) في (م): قالت: قلت والذي.

(٣) إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. حسين بن محمد: هو ابن بَهْرام المرُّوذي، وإسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السَّبِيعي، وروايته عن جدّه في غاية الإتقان للزومه إياه.

وقد سلف برقم (٢٦٥٩٩).

(٤) في (ظ٢) و(ق): ستكون.

(٥) في (ظ٦): يعرفون وينكرون.

(٦) في (ظ٦): رضي.

فأخبرتُه بذلك[1]، فقال ابنُ الزبير: أليس قد صلاهما، لا أزال أصليهما، فقال له معاوية: إنك لَمخالف، لا تزالُ تحبُّ الخلاف ما بقيتَ[2].

٢٦٦٥٢- حدثنا محمد بنُ جعفر، حدثنا شعبة. وحجاجٌ، قال: حدثني شعبة، عن حُمَيْد بن نافع، قال: سمعتُ زينبَ ابنةَ أبي سلمة[3] تُحدِّث عن أمِّها، أن امرأةً تُوفِّي زوجُها، فخافوا على عَينِها، فأتوا النبيَّ ﷺ، فاستأذَنوه في الكُحْل، فقالَ رسولُ الله ﷺ: «قد[4] كانَتْ إحْداكُنَّ تكونُ في بَيْتها في أَحْلاَسِها -أو في شَرِّ أحلاسِها في بَيْتِها- حَوْلاً، فإذا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ، فَخَرَجَتْ، أَفَلا أَرْبعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً»؟[5].

٢٦٦٥٣- حدثنا محمد بنُ جعفر، حدثنا شعبة، عن تَوْبة[6] العَنْبَرِيِّ،

---

(١) في (ق): فأخبرته عنهما بذلك.

(٢) صلاة النبي ﷺ ركعتين بعد العصر صحيح، وهذا إسناد ضعيف لضعف يزيد بن أبي زياد، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين.
وقد سلف برقم (٢٦٥٨٦).
وانظر (٢٦٥١٥).

(٣) في (ظ٦): بنت أم سلمة.

(٤) في (ق): لو.

(٥) إسناده صحيح على شرط الشيخين.
وأخرجه مسلم (١٤٨٨) (٦٠) من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد.
وسلف برقم (٢٦٥٠١).

(٦) في (ق) و(م): ثوبة، وهو خطأ.

٢٦٦٥٦- حدثنا محمد بنُ جعفر، قال: حدثنا مَعْمَر، حدَّثنا ابنُ شهاب، عن نَبْهان

عن أمِّ سَلَمة، قالت: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: «إذا وَجَدَ المُكاتَبُ ما يُؤَدِّي، فاحْتَجِبْنَ[(١)] مِنْهُ»[(٢)].

٢٦٦٥٧- حدثنا بَهْز، حدثنا همَّام، حدثنا قَتادة، عن أبي الخَليل، عن سَفِينَةَ مولى أمِّ سَلَمة

عن أمِّ سَلَمة أنَّ النبيَّ ﷺ حين حُضِرَ، جعل يقول: «الصَّلاةَ الصَّلاةَ، وما مَلَكَتْ أَيمانُكُمْ». فجعل يتكلَّم بها، وما يكادُ يُفِيصُ بها لسانُه[(٣)].

٢٦٦٥٨- حدثنا محمد بنُ جعفر وحجَّاج، قالا: حدثنا شُعبة، قال:

---

(١) في (ظ٢) و(ق): فاحتجبي.

(٢) إسناده ضعيف. وقد سلف الكلام عليه في الرواية (٢٦٤٧٣).

(٣) حديث صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لانقطاعه، أبو الخليل -وهو صالح بن أبي مريم- لم يسمع من سَفِينة، وقد أشرنا إلى ذلك في الرواية السالفة برقم (٢٦٤٨٣)، ورجال الإسناد ثقات رجال الشيخين، غير سفينة مولى أمِّ سَلَمة، فمن رجال مسلم. بَهْز: هو ابنُ أَسَد العَمِّيّ، وهمَّام: هو ابنُ يحيى العَوْذي.

وأخرجه عَبْد بن حُمَيد في «المنتخب» (١٥٤٢)، وابن سعد ٢/٢٥٣-٢٥٤، والنسائي في «الكبرى» (٧١٠٠)، وابنُ ماجه (١٦٢٥)، وأبو يعلى (٦٩٧٩)، والبغوي في «شرح السنة» (٢٤١٥) من طريق يزيد بن هارون، عن همَّام، بهذا الإسناد.

وذكرنا شواهده التي يصحُّ بها في الرواية (٢٦٤٨٣)، وسيأتي برقم (٢٦٧٢٧).

٦/٣١٢ سمعتُ عبد ربّ[١] بن سعيد -قال حجاج: وعبد ربّه بن سعيد[٢]- أخا يحيى بن سعيد، قال: سمعتُ أبا سلمةَ بنَ عبد الرحمٰن، قال:

اختلفَ أبو هريرةَ، وابنُ عباس في المتوفّى عنها زوجُها إذا وضعت حملَها، فقال أبو هريرة: تَزَوَّجُ، وقال ابنُ عباس، أبعدُ الأجلين. قال:

فبعثوا إلى أمّ سَلَمة، فقالت: تُوفِّي زوجُ سُبَيْعَةَ بنتِ الحارث، فولَدَتْ بعد وفاتِه بخمسَ عَشْرَةَ ليلة[٣]. قال[٤]: فخطبها رجلان، قال: فحَطَّتْ بنفسها إلى أحدهما، فلما خشُوا أن تفتاتَ بنفسها إلى أحدهما، قالوا[٥]: إنك لم تَحِلِّين، فانطلَقَتْ إلى رسولِ الله ﷺ، فقال: «قَدْ حَلَلْتِ[٦]، فانكِحِي مَنْ شِئْتِ»[٧].

---

(١) في (م): عبد ربه.

(٢) قوله: قال حجاج: وعبد ربه بن سعيد، ليس في (م).

(٣) في (ظ٦): خمس عشرة نصف شهر.

(٤) قوله: قال، ليس في (م).

(٥) في (ظ٦): أن تفتات نفسها قالوا.

(٦) في (ظ٦): أحللت.

(٧) إسناده صحيح على شرط الشيخين، والرجل الذي بعثوه هو كُريب مولى ابن عباس، كما جاء مصرحاً به في الرواية (٢٦٦٧٥)، إلا أن أبا سلمة سمعه من أمّ سلمة دون واسطة، كما جاء مصرحاً به في الرواية (٢٦٧١١)، وكأنهم بعثوا كُريباً إلى أمّ سلمة مرة، وبعثوا أبا سلمة إليها أخرى، كما يُستفاد من سياق رواية الطيالسي الآتية في التخريج. حجّاج: هو ابنُ محمد المِصّيصي.

وأخرجه الطيالسي (١٥٩٣) -ومن طريقه النسائي في «المجتبى» ٦/١٩١- عن شعبة، عن عبد ربه، قال: سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمٰن، قال:=

نهى رسولُ اللهِ ﷺ عن المُزَفَّت، والدُّبَّاء[1]، والحَنْتَم[2].

٢٦٦٧٤- حدثنا عبد الواحد بن واصل، قال: حدثنا القاسم بنِ الفضل. ويزيد بنُ هارون: أخبرنا القاسم، عن أبي جعفر محمد بن علي

عن أمِّ سَلَمة، قالت: قال رسولُ الله ﷺ: «الحجُّ جِهادُ كُلِّ ضَعِيفٍ»[3].

٢٦٦٧٥- حدثنا يزيد بنُ هارون، قال: أخبرنا يحيى بنُ سعيد، أن سليمانَ بن يسار، أخبره أن أبا سلمة أخبره، أنه اجتمعَ هو وابنُ عباسٍ عند أبي هريرة، فبَعثوا كُرَيباً مولى ابنِ عباس إلى أمِّ سَلَمة، يسألُها

فذكَرَتْ أمُّ سَلَمةَ أنَّ سُبَيْعَةَ الأسلميةَ تُوفِّيَ عنها زوجُها، فَنُفِسَتْ بعدَه بليالٍ، فذَكَرَتْ سُبيعةُ ذلك لرسول الله ﷺ، فأمَرَها

(١) في (م): وعن الدُّبَّاء.

(٢) حديث صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لإبهام المرأة التي روت عن أمِّ سلمة. وبقية رجال الإسناد ثقات رجال الشيخين، غير عمار الدُّهني -وهو ابن معاوية- فمن رجال مسلم. أبو أحمد: هو محمد بن عبد الله الزُّبيري، وإسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السَّبيعي.

وقولها: «كلُّ مُسكر حرام» له شواهد كثيرة، ذكرناها في مسند ابن عمر عند الرواية (٤٦٤٤)، وفي مسند ابن عمرو عند الرواية (٦٤٧٨).

وقولها: نهى عن المُزَفَّت والدُّبَّاء والحَنْتَم، له شواهد كثيرة، ذكرناها في مسند ابن عمر عند الرواية (٤٤٦٥).

وانظر (٢٦٦٣٤).

(٣) إسناده ضعيف، وهو مكرر (٢٦٥٢٠)، إلا أن شيخي الإمام أحمد هنا هما: عبد الواحد بن واصل: وهو السَّدوسي، ويزيد بن هارون.

٢٦٧١٣- حدثنا عبدُ الرحمٰن، حدثنا سَلاَّم بنُ أبي مُطيع، عن عثمان ابن عبد الله بن مَوْهَب، قال:

دخلتُ على أمِّ سَلَمة، فأخرجَتْ إلينا شَعْراً من شَعْر رسولِ الله ﷺ مخضُوباً بالحِنَّاء والكَتَم[1].

٢٦٧١٤- حدثنا عبدُ الرحمٰن، عن مالك، عن أبي الأسود، عن عروة، عن زينب بنت أم سلمة

عن أمِّ سَلَمة: أنها قَدِمَتْ وهي مريضة، فذَكَرَتْ ذٰلك للنبيِّ ﷺ فقال: «طُوفي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وأَنْتِ رَاكِبة». قالت: فسمعتُ رسولَ الله ﷺ وهو عند الكعبة يقرأ بالطُّور.

[قال عبد الله]: قال أبي: وقرأْتُه على عبد الرحمٰن: قالت: فطُفْتُ ورسولُ الله ﷺ حينئذٍ يصلي إلى جنبِ[2] البيت وهو يقرأُ بالطور، وكتابٍ مَسْطُور[3].

٢٦٧١٥- قرأتُ على عبد الرحمٰن: مالك، عن عبد ربِّه بنِ سعيد بن قيس، عن أبي سَلَمة بنِ عبد الرحمٰن أنه قال:

سُئِلَ عبدُ الله بنُ عباس وأبو هريرة عن المُتَوفَّى عنها زوجُها، فقال ابنُ عبَّاس: آخِرُ الأجَلَيْن، وقال أبو هريرة: إذا وَلَدَتْ،

---

(١) إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر (٢٦٥٣٩) سنداً ومتناً.

(٢) في (م): يصلي بجنب.

(٣) إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر (٢٦٤٨٥) سنداً ومتناً.

فَقَدْ حلَّتْ، فدخلَ أبو سَلَمة بنُ عبد الرحمٰن على أمِّ سَلَمة زوجِ النبيِّ ﷺ، فسألَها عن ذٰلك، فقالت: وَلَدَتْ سُبَيْعةُ الأسلميةُ بعد وفاةِ[1] زوجِها بنصفِ شهر، فَخَطَبَها رجلانِ، أحدُهما شابٌّ
والآخَرُ كَهْل، فحطَّت إلى الشّابّ، فقال الكهل: لم تحلّ، وكان ٦/٣٢٠
أهلُها غُيَّباً، ورجا إذا جاء أهلُها أن يُؤْثِروه، فجاءت رسولَ الله ﷺ، فقال: «قَدْ حَلَلْتِ، فانكِحي مَنْ شِئْتِ»[2].

---

(١) كلمة «وفاة» ليست في (ظ٦).

(٢) إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وهو عند مالك في «الموطأ» ٢/٥٨٩، ومن طريقه أخرجه الشافعي في «المسند» ٢/٥٢ (بترتيب السندي)، وفي «الأم» ٥/٢٢٤، وعبدُ الرزاق في «مصنَّفه» (١١٧٢٦) مختصراً، والنسائي في «المجتبى» ٦/١٩١-١٩٢، وابنُ حِبَّان (٤٢٩٧)، والطبراني في «الكبير» ٢٣/(٥٤٧)، والبيهقي في «معرفة السنن والآثار» ١١/٢٠٤.

وأخرجه مالك في «الموطأ» ٢/٥٩٠ -ومن طريقه الشافعي في «المسند» ٢/٥٢، وفي «الأم» ٥/٢٢٤، وعبدُ الرزاق (١١٧٢٤)، والنسائي ٦/١٩٣، وابن حبان (٤٢٩٦)، والطبراني ٢٣/(٥٧٣)، والبيهقي في «المعرفة» ١١/٢٠٤- عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن سليمان بن يسار، أن عبد الله ابن عباس وأبا سلمة بن عبد الرحمٰن بن عوف اختلفا في المرأة تُنْفَسُ بعد وفاة زوجها بليالٍ، فقال أبو سلمة: إذا وضعت ما في بطنها فقد حلّت، وقال ابن عباس: آخِرَ الأجلين، فجاء أبو هريرة، فقال: أنا مع ابن أخي -يعني أبا سلمة- فبعثوا كُريباً مولى عبد الله بن عباس إلى أم سلمة زوج النبي ﷺ يسألها عن ذٰلك، فجاءهم، فأخبرهم أنها قالت: وَلَدَتْ سُبيعة الأسلمية بعد وفاة زوجها بليال، فذكرت ذٰلك لرسول الله ﷺ، فقال: «قد حللتِ، فانكحي من شئت».

٢٦٧٢١- حدثنا وكيع، حدثنا إسماعيل بنُ عبد الملك بن أبي الصُّفَيْراء[1]، قال: حدثني عبدُ العزيز ابنُ بنتِ أمِّ سَلَمة

عن أمِّ سَلَمَةَ أنَّ أبا سَلَمةَ لمَّا تُوفِّيَ عنها، وانْقَضَتْ عِدَّتُها، خطَبَها رسولُ الله ﷺ، فقالت: يا رسولَ الله، إنَّ فيَّ ثلاثَ خِصال: أنا امرأةٌ كبيرة، فقال رسولُ الله ﷺ: «أنا أكْبَرُ مِنْكِ». قالت: وأنا امرأةٌ غَيُور. قال: «أدْعُو اللهَ عَزَّ وجلَّ، فيُذهب عَنْكِ غَيْرَتَكِ». قالت: يا رسولَ الله وأنا امرأةٌ مُصْبِيَةٌ. قال: «هُمْ إلى الله وإلى رَسُولِه». قال: فَتزَوَّجَها رسولُ الله ﷺ. قال: فأتاها، فوجَدَها تُرضِعُ، فانصرفَ، ثم أتاها، فوجدَها تُرضِعُ، فانصرفَ. قال: فبلغَ ذلك عمارَ بنَ ياسر، فأتاها، فقال: حُلْتِ بينَ رسولِ الله ﷺ وبينَ حاجَتِه، هَلُمَّ الصَّبِيَّة، قال: فأخذَها، فاسْتَرْضَعَ

= وأخرجه مطولاً الترمذي (٣٣٠٧)، والطبراني ٢٤/(٤٥٨) من طريق أبي نعيم، عن يزيد بن عبد الله الشيباني، قال: سمعت شهر بن حوشب، قال: حدثتنا أم سلمة الأنصارية، قالت: قالت امرأة من النسوة: ما هٰذا المعروف الذي لا ينبغي لنا أن نعصيك فيه؟ قال: لا تَنُحْنَ...، وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن غريب. قال عبد بن حميد: أم سلمة الأنصارية: هي أسماء بنت يزيد بن السكن. قلنا: وهٰذا ما ذهب إليه المِزِّي في «التحفة» ١١/٢٦٥-٢٦٦.

وفي الباب عن أمِّ عطية، سلف برقم (٢٠٧٩٦) بإسناد صحيح، ولفظه: قالت: لما نزلت هٰذه الآية: ﴿يُبايِعْنَكَ على أنْ لا يُشْرِكْنَ باللهِ شَيْئاً﴾ إلى قوله: ﴿ولا يَعْصينَكَ في مَعْرُوف﴾. قالت: كان منه النياحة.

وانظر الروايات: (٢٠٧٩١) و(٢٠٧٩٧) و(٢٠٧٩٨).

(١) في (م): الصغير، وهو خطأ.

لها، فأتاها رسولُ الله ﷺ، فقال: «أَينَ زُنابُ؟» يعني زينبَ. قالت: يا رسولَ الله، أخذَها عمَّارٌ. فدخلَ بها، وقال: «إنَّ بِكِ على أَهْلِكِ كَرَامَةً». قال: فأقامَ عندَها إلى العِشاء[1]، ثم قال: «إنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، وإنْ سَبَّعْتُ لَكِ، سَبَّعْتُ لِسَائِرِ نِسائي، وَإنْ شِئْتِ، قَسَمْتُ لَكِ». قالت: لا، بَلِ اقْسِمْ لي[2].

٣٢١/٦ ٢٦٧٢٢- حدثنا وكيع، حدثنا إسماعيل بنُ عبد الملك بن أبي الصُّفَيْراء، قال: حدثني عبد العزيز ابنُ بنتِ أمِّ سَلَمة

عن أمِّ سَلَمة، أنَّ أبا سَلَمةَ لمَّا تُوفِّيَ عنها، وانْقَضَتْ عِدَّتُها، خَطَبَها رسولُ الله ﷺ، فقالت: يا رسولَ الله، إنَّ فِيَّ ثلاثَ خصال: أنا امرأةٌ كبيرة، فقال رسولُ الله ﷺ: «أَنا أَكْبَرُ مِنْكِ». قالت: وأنا امرأةٌ غَيُورٌ. قال: «أدْعُو اللهَ عَزَّ وجلَّ، فيُذهب

---

(١) في (م): العشي.

(٢) بعضه صحيح، وهٰذا إسناد ضعيف لجهالة عبد العزيز ابن بنت أمِّ سلمة -وهو ابن سلمة- وهو من رجال «التعجيل»، وقد تفرَّد بالرواية عنه إسماعيلُ بن عبد الملك بن أبي الصُّفَيراء، وقد جهَّله أبو حاتم وابنُ حبان، ولضعفِ إسماعيلَ بنِ عبد الملك بن أبي الصفيراء، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين.

وقوله: «أدعو اللهَ عَزَّ وجلَّ أن يُذْهِبَ عنك غَيْرَتَكِ» هو عند مسلم (٩١٨) (٣).

وقوله: «إن شئتِ سبَّعتُ لكِ، وإن سبَّعتُ لكِ سبَّعتُ لسائر نسائي» سلف برقم (٢٦٥٠٤) وإسناده صحيح.

وانظر (٢٦٥٢٩) و(٢٦٦٣٥).

وانظر ما بعده.

شیخ جیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شرح سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چیپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۷

حصہ سیزدہم، چہاردہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 589 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

……ملنے کے پتے……

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی اٹھائی اور اسے سونگھا چنانچہ مٹی سے خوشبو آرہی تھی محمد کہتے ہیں: مجھے واقد بن عمرو بن سعد نے بتایا ہے۔ (واقد خوبصورت اور دراز قد انسان تھے) کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے جواب دیا میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے بلاشبہ تو سعد کے مشابہ ہے پھر کہا: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے وہ لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت اور دراز قد تھے۔ محمد کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اکیدر دومہ کی طرف ہدیہ بھیجا اس نے عالیشان ریشم کا بنا ہوا جبہ بھیجا جسے سونے کی تاروں سے اٹایا گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے جبہ زیب تن کیا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے کلام نہیں کیا: لوگ جبے سے ہاتھ مس کرتے اور تعجب کرتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس جبہ سے تعجب کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یارسول اللہ! اس سے خوبصورت کپڑا ہم نے نہیں دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۷۰۸۹ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذ کی روح کے لیے جھوم اٹھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۰ ..... محمد بن حنفہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی جب مٹھی کھولی تو وہ مٹی مشک بن چکی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! حتیٰ کہ خوشی کے اثرات نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس میں نمایاں دیکھے جاسکتے تھے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة وسندہ صحیح

۳۷۰۹۱ ...عطارد بن حاجب کی روایت ہے کہ کسریٰ نے نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا ھدیہ میں بھیجا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس تشریف لاتے اور اسے دیکھ کر تعجب سے کہتے: کیا یہ کپڑا آپ پر آسمان سے اتارا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کپڑے پر کیوں تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کے رومالوں میں سے ایک رومال بھی اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے غلام! یہ کپڑا ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ میرے پاس خمیص بھیج دے۔ رواہ ابن عساکر وقال غریب

۳۷۰۹۲ محمد بن منکدر کہتے ہیں: ام سعد بن معاذ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رو رہی تھیں اور یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔

ویل ام سعد سعدا نزاهة وجدا.

ہلاک ہے ام سعد کے لیے سعد پر جو بزرگی اور عظمت تک جا پہنچا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جھوٹی ہیں سوائے ام سعد کے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبه

۳۷۰۹۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو پڑے چنانچہ جب آپ ﷺ کا غم بڑھ جاتا آپ مٹھی میں داڑھی پکڑ لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں عمر رضی اللہ عنہ کے رونے سے اپنے والد محترم کا رونا پہچان لیتی تھی۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبه

۳۷۰۹۴ .. "مسند ابن عمر" محمد بن فضیل عطاء بن سائب مجاہد کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی رب تعالیٰ سے ملاقات کی محبت میں عرش جھوم اٹھا ہے کہتے ہیں: جس سریر (چارپائی) پر سعد رضی اللہ عنہ کی میت رکھی ہوئی تھی اس سریر کی لکڑیوں میں چرچراہٹ کی آواز پیدا ہوگئی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر وہیں رکے رہے جب باہر تشریف لائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ قبر میں کیوں رک گئے تھے ارشاد فرمایا: قبر نے سعد کو معمولی سا کھینچ لیا تھا پھر میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی اور یہ کیفیت جاتی رہی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۵ .. "مسند اسید بن حضیر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم لوگ حج یا عمرہ سے واپس لوٹے مقام "ذوالحلیفہ" پہنچے وہاں انصار کے لڑکے آکر اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے لگے۔ لڑکے جب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے انھیں ان کی بیوی کی موت کی خبر سنائی۔ اسید رضی اللہ عنہ نے سر پر چادر ڈالی اور رونے لگے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو تم نے پہلے

پہلی اسلام قبول کیا ہے اور شروع سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو بھلا تم ایک عورت پر رو رہے ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اسید رضی اللہ عنہ نے سر سے چادر ہٹائی اور بولے: تم سچ کہتی ہو میری عمر کی قسم! مجھے سعد بن معاذ کے بعد کسی پر نہیں رونا چاہئے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا خوب ارشاد فرمایا تھا۔ میں نے استفسار کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا: اسید رضی اللہ عنہ بولے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سعد بن معاذ کی وفات پر عرش جھوم اٹھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان چلتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والشاشی وابن عساکر

۳۷۰۹۶ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے رسول اللہ ﷺ کو جبہ ہدیہ میں دیا لوگوں کو اس جبہ کی خوبصورتی نے تعجب میں ڈال دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے بدرجہا بہتر ہیں۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۷۰۹۷ ... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشمی کپڑا ہدیہ میں دیا گیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی نرم گدازی پر تعجب کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۸ ... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل امین نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون بندہ صالح ہے جس کے لیے جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں اور عرش اس کے لیے جھوم اٹھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ بندہ صالح جس پر قبر میں سختی کی گئی اور پھر یہ سختی ان سے دور ہوگئی۔

رواہ احمد بن حنبل وابن جریر

۳۷۰۹۹ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم اٹھا۔

رواہ ابن شیبة

۳۷۱۰۰ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جس دن سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور انھیں دفن کیا جا رہا تھا ارشاد فرمایا اس بندہ صالح کے لیے عرش جھوم اٹھا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور اس پر عارضی سختی ہوئی پھر وہ دور بھی ہوگئی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۰۱ ... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۲ ... "ایضاً" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا حالانکہ ترکش میں کوئی تیر نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے سعد! میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں تیر برساتے جاؤ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع فرمائے یہ فضیلت مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہے اور نہ دوبارہ اٹھائے جانے تک کسی کو ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۳ ... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ مجھے تیر پکڑاتے رہے اور فرماتے تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۴ ... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن وہ تیر برساتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۵ ... سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یا اللہ اس کے تیر کو نشانے پہ لگا اور اس کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۶ ... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مسلمانوں سے فرمایا: سعد کو تیر دیتے رہو اسے سعد تیر برساؤ کہ

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۱

حصہ اوّل، دوم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 799 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

...... ملنے کے پتے ......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اے۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

۱۴۱۴ از مسند عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب سے سنا وہ طلحہ بن عبید اللہ کو فرما رہے تھے کہ کیا بات ہے کہ جب سے حضور ﷺ کی وفات ہوئی ہے میں تمہیں پراگندہ وغبار آلود اور پریشان دیکھ رہا ہوں؟ شاید تمہیں اپنے چچازاد بھائی کی امارت سے گرانی گزری ہے! طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا معاذ اللہ ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو شخص موت کے وقت اس کو کہہ لے وہ روح نکلتے وقت ایک نئی روح اور تازگی محسوس کرے گا اور وہ کلمہ قیامت کے روز اس کے لئے نور ثابت ہوگا۔ لیکن پھر میں رسول اللہ ﷺ سے اس کلمہ کے بارے میں پوچھ نہ سکا، اور نہ آپ نے مجھے اس کی خبر دی پس یہی بات میرے لئے پریشان کن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کلمہ میں جانتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا اللہ ہی کے لئے اس پر تمام تعریفیں ہیں، وہ کونسا کلمہ ہے؟ فرمایا وہ وہی کلمہ لا إله الا الله ہے جو آپ ﷺ نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے سچ کہا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، النسائی، المسند لأبی یعلی، الدار قطنی فی الأفراد، المعرفہ لأبی نعیم رواہ مسند احمد، المسند لأبی یعلی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، ابو نعیم، السنن لسعید، عن طلحہ بن عمر رضی اللہ عنہ

کیا آپ کو چچازاد کی امارت سے گرانی گزری ہے؟ اس سے خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ مراد ہے۔

۱۴۱۵ حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بندہ تہہ دل سے اس کو نہیں کہتا کہ وہ پھر اسی پر مر جائے مگر اللہ اسکو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟ وہ وہی کلمہ اخلاص ہے جو اللہ نے محمد اور اس کے اصحاب کے لئے لازم کیا۔ اور وہ وہی کلمہ تقوی ہے، جس پر اللہ کے نبی نے اپنے چچا ابو طالب کو اصرار کیا وہ لا إله الا الله کی شہادت ہے۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الشافعی، ابن خزیمہ الصحیح لابن حبان، بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم فی البعث، السنن لسعید

۱۴۱۶ یحیٰی بن طلحہ بن عبید اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ کو غمگین والم زدہ دیکھا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں۔ اور دوسری روایت کے مطابق میں ایسے کلمات جانتا ہوں۔ جن کو کوئی بندہ موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس کو کشادگی مل جاتی ہے۔ اور دوسری روایت کے مطابق اللہ اس کو مصیبت سے نجات وکشادگی میسر فرما دیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے اس کا چہرہ منور و روشن ہو جاتا ہے۔ اور وہ خوش کن چیزیں دیکھتا ہے۔ لیکن میں اس کے بارے میں قسمت سے سوال نہ کر سکا حتی کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کوئی کلمہ اس کلمہ سے بہتر جانتے ہو جس کی طرف رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت بلایا تھا حضرت طلحہ چونک کر بولے ہاں وہی! اللہ کی قسم ہاں وہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ لا إله الا الله ہے۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الجوهری فی امالیہ

۱۴۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں لوگوں میں منادی اعلان کر دوں کہ جس نے اخلاص کے ساتھ اس بات کی شہادت دیدی کہ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں“ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تب تو لوگ اعتماد کر کے بیٹھ جائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا پھر چھوڑ دو۔

المسند لأبی یعلی، ابن جریر، الصحیح لابن حبان

زوجہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طلحہ رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا بات ہے کہ میں تم کو پریشان وپراگندہ ہیئت دیکھ رہا ہوں کیا تم کو اپنے چچازاد کی امارت ناگوار گزری ہے؟ حضرت طلحہ نے عرض کیا ہرگز نہیں، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی اس کو اپنی موت کے وقت کہہ لے تو وہ کلمہ اس کے صحیفہ اعمال کے لئے نور ثابت ہوگا، اور اس کے جسم وروح موت کے لمحہ میں اس کی وجہ سے ایک نئی روح اور فرحت محسوس کریں گے۔ لیکن میں آپ ﷺ سے اس کلمہ کو پوچھ نہ سکا حتی کہ آپ کی وفات ہی ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں وہ

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

الطبعة الخامسة

١٤٠٥هـ - ١٩٨٥م

مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع

مؤسسة الرسالة بيروت – شارع سوريا – بناية صمدي وصالحة
هاتف: ٣١٩٠٣٩ – ٢٤١٦٩٢ ص.ب: ٧٤٦٠ برقياً: بيوشران

فقال رسول الله ﷺ: كل البواكي يكذبْنَ إلا أمَّ سعدٍ (ابن جرير في تهذيبه).

٣٧٠٩٣ - عن عائشة أن النبي ﷺ بكى وبكى أصحابُه حين تُوفِّي سعدُ بن معاذ، قالت: وكان النبي ﷺ إذا اشتدَّ وجدُه فإنما هو آخذ بلحيته، قالت عائشةُ: وكنتُ أعرف بكاءَ أبي من بكاءِ عمرَ (ابن جرير فيه).

٣٧٠٩٤ - ﴿مسند ابن عمر﴾ حدثنا محمد بن فضيل عن عطاء بن السائب عن مجاهد عن ابن عمر قال: اهتزَّ العرشُ لحبِّ لقاء اللهِ سعداً، قال: إنما يعني السريرَ، قال: «ورفع أبويه على العرشِ». قال: تفسختْ أعوادُه، قال: دخل رسول الله ﷺ قبرَه فاحتبس، فلما خرجَ قالوا: يا رسول الله! ما حبسكَ؟ قال: ضُمَّ سعْدٌ في القبرِ ضمةً فدعوتُ الله أن يكشفَ عنه (ش).

٣٧٠٩٥ - ﴿مسند أسيد بن حضير﴾ عن عائشة قالت: قدمنا من حج أو عمرةٍ فتلقينا بذي الحليفة وكان غلمانُ الأنصار يتلقون أهليهم فلقوا أسيد بن حضيرٍ فنعوا له امرأتَهُ فتقنعَ وجعل يبكي، فقلتُ: غفرَ الله لك! أنتَ صاحبُ رسول الله ﷺ ولكَ من السابقة والقِدَم ما لك وأنتَ تبكي على امرأةٍ! قالت: فكشف

رأسَهُ وقال : صدقتِ ، لعمري ليحقُّ أن لا أبكي على أحدٍ بعد سعد ابن معاذ وقد قال له رسول الله ﷺ ما قال : قلتُ : وما قال رسول الله ﷺ ؟ قال : قال : لقد اهتزَّ العرشُ لوفاة سعد بن معاذ ، قالت : وهو يسير بيني وبين رسول الله ﷺ (ش ، حم والشاشي ، كر) .

٣٧٠٩٦ ـ عن أنس قال : أهدى أُكيدر دُومة إلى رسول الله جُبَّةً فتعجب الناس من حسنِها ، فقال رسول الله ﷺ : لمناديلُ سعد ابن معاذ في الجنة خيرٌ منها (أبو نعيم في المعرفة) .

٣٧٠٩٧ ـ عن البراء قال : أُهديَ للنبي ﷺ ثوبٌ من حريرٍ فجعلوا يعجبون من لينِه ، فقال رسول الله ﷺ : لمناديلُ سعد بن معاذ في الجنة ألينُ من هذا (ش) .

٣٧٠٩٨ ـ عن جابر بن عبد الله قال : جاء جبريل إلى النبي ﷺ فقال : مَن هذا العبد الصالح الذي فُتِحت له أبواب السماء وتحرك له العرش ؟ فخرج رسول الله ﷺ فاذا سعد بن معاذ ، فقال رسول الله: هذا العبدُ الصالح شُدِّدَ عليه في قبره حتى كان هذا حين فُرِجَ له (حم وابن جرير) .

٣٧٠٩٩ ـ عن جابر قال قال رسول الله ﷺ : لقد اهتزَّ العرشُ لموت سعد بن معاذ (ش) .

٣٧١٠٠ - عن جابر قال قال رسول الله ﷺ لسعد يومَ ماتَ وهو يُدفَن : لهذا العبدُ الصالح الذي اهتز له العرش وفُتِحت له أبواب السماء، شُدِّد عليه ثم فُرِجَ عنه (كر).

سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه

٣٧١٠١ - عن سعد قال : أسلمتُ أنا وانا ابنُ سبعَ عشرةَ سنة (كر).

٣٧١٠٢ - ﴿أيضاً﴾ عن سعد قال : دفع إلي رسول الله ﷺ يوم أحدٍ ما في كنانتهِ من السهام وقال : ارمِ سعدُ فداك أبي وأمي! وما جمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم لغيري قبلي ولا بعدي منذ بعثه الله عز وجل (كر).

٣٧١٠٣ - ﴿أيضاً عن سعد قال : كان رسول الله ﷺ يناولني السهم يوم أحدٍ يقول : ارمِ فداك أبي وأمي (ع، كر).

٣٧١٠٤ - ﴿أيضاً﴾ عن سعد أن رسول الله ﷺ قال له يومَ أحدٍ وهو يرمي، إيهاً[1] ! فداك أبي وأمي (ع، كر).

٣٧١٠٥ - ﴿أيضاً﴾ عن سعد قال : واللهِ ! إني لرابعٌ في

---

(١) إيهاً : تكون للاسكات والكف بمعنى حسبك وتنون منصوبة، فتقول : إيهاً : لا تحدث. المعجم الوسيط ١/٣٥ . ب

کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی اٹھائی اور اسے سونگھا چنانچہ مٹی سے خوشبو آرہی تھی محمد کہتے ہیں: مجھے واقد بن عمرو بن سعد نے بتایا ہے۔ (واقد خوبصورت اور دراز قد انسان تھے) کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے جواب دیا میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے بلاشبہ تو سعد کے مشابہ ہے پھر کہا: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے وہ لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت اور دراز قد تھے۔ محمد کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اکیدر دومہ کی طرف ہدیہ بھیجا اس نے عالیشان ریشم کا بنا ہوا جبہ بھیجا جسے سونے کی تاروں سے اٹا یا گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے جبہ زیب تن کیا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے کلام نہیں کہا: لوگ جبے سے ہاتھ مس کرتے اور تعجب کرتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس جبہ سے تعجب کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یارسول اللہ! اس سے خوبصورت کپڑا ہم نے نہیں دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۸۹ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذ کی روح کے لیے جھوم اٹھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۰ ...... محمد بن حنفہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی جب مٹھی کھولی تو وہ مٹی مشک بن چکی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! حتیٰ کہ خوشی کے اثرات نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس میں نمایاں دیکھے جاسکتے تھے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة وسندہ صحیح

۳۷۰۹۱ ... عطارد بن حاجب کی روایت ہے کہ کسریٰ نے نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا ھدیہ میں بھیجا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس تشریف لاتے اور اسے دیکھ کر تعجب سے کہتے: کیا یہ کپڑا آپ پر آسمان سے اتارا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کپڑے پر کیوں تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کے رومالوں میں سے ایک رومال بھی اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے غلام! یہ کپڑا ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ میرے پاس خمیص بھیج دے۔ رواہ ابن عساکر وقال غریب

۳۷۰۹۲ محمد بن منکدر کہتے ہیں: ام سعد بن معاذ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رو رہی تھیں اور یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔

ویل ام سعد سعدا نزاھة وجدا

ہلاک ہے ام سعد کے لیے سعد پر جو بزرگی اور عظمت تک جا پہنچا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جھوٹی ہیں سوائے ام سعد کے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبه

۳۷۰۹۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو پڑے چنانچہ جب آپ ﷺ کا غم بڑھ جاتا آپ مٹھی میں داڑھی پکڑ لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں عمر رضی اللہ عنہ کے رونے سے اپنے والد محترم کا رونا پہچان لیتی تھی۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبه

۳۷۰۹۴ .. "مسند ابن عمر" محمد بن فضیل عطاء بن سائب مجاہد کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی رب تعالیٰ سے ملاقات کی محبت میں عرش جھوم اٹھا ہے کہتے ہیں: جس سریر (چارپائی) پر سعد رضی اللہ عنہ کی میت رکھی ہوئی تھی اس سریر کی لکڑیوں میں چرچراہٹ کی آواز پیدا ہوگئی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر وہیں رکے رہے جب باہر تشریف لائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ قبر میں کیوں رک گئے تھے ارشاد فرمایا: قبر نے سعد کو معمولی سا بھینچ لیا تھا پھر میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی اور یہ کیفیت جاتی رہی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۵ "مسند اسید بن حضیر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم لوگ حج یا عمرہ سے واپس لوٹے مقام "ذوالحلیفہ" پہنچے وہاں انصار کے لڑکے آکر اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے لگے۔ لڑکے جب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے انھیں ان کی بیوی کی موت کی خبر سنائی۔ اسید رضی اللہ عنہ نے سر پر چادر ڈالی اور رونے لگے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو تم نے پہلے

پہل اسلام قبول کیا ہے اور شروع سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو بھلا تم ایک عورت پر رو رہے ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اسید رضی اللہ عنہ نے سر سے چادر ہٹائی اور بولے: تم سچ کہتی ہو میری عمر کی قسم! مجھے سعد بن معاذ کے بعد کسی پر نہیں رونا چاہئے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا خوب ارشاد فرمایا تھا۔ میں نے استفسار کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا: اسید رضی اللہ عنہ بولے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سعد بن معاذ کی وفات پر عرش جھوم اٹھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان چلتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والشاشی وابن عساکر

۳۷۰۹۶... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے رسول اللہ ﷺ کو جبہ ہدیہ میں دیا لوگوں کو اس جبہ کی خوبصورتی نے تعجب میں ڈال دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے بدرجہا بہتر ہیں۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۷۰۹۷... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشمی کپڑا ہدیہ میں دیا گیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی نرم گدازی پر تعجب کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۷۰۹۸... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل امین نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون بندہ صالح ہے جس کے لیے جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں اور عرش اس کے لیے جھوم اٹھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ بندہ صالح جس پر قبر میں سختی کی گئی اور پھر یہ سختی ان سے دور ہوگئی۔

رواہ احمد بن حنبل وابن جریر

۳۷۰۹۹... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم اٹھا۔

رواہ ابن شیبة

۳۷۱۰۰... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جس دن سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور انھیں دفن کیا جارہا تھا ارشاد فرمایا اس بندہ صالح کے لیے عرش جھوم اٹھا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور اس پر عارضی سختی ہوئی پھر وہ دور بھی ہوگئی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۰۱... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

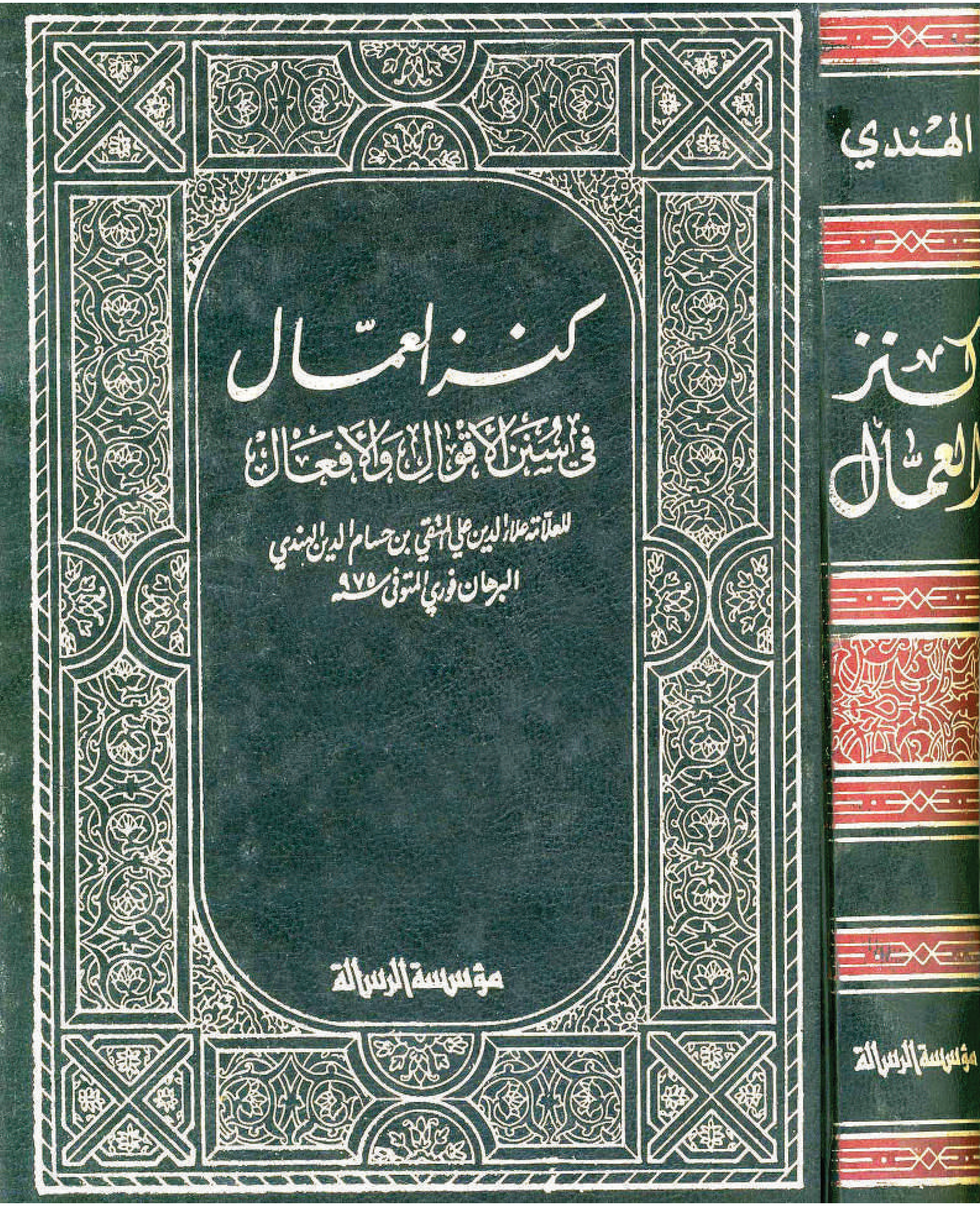
۳۷۱۰۲... "ایضاً" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا حالانکہ ترکش میں کوئی تیر نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے سعد! میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں تیر برساتے جاؤ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع فرمائے یہ فضیلت مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہے اور نہ دوبارہ اٹھائے جانے تک کسی کو ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۳... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ مجھے تیر پکڑاتے رہے اور فرماتے تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۴... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن وہ تیر برساتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۵... سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یا اللہ اس کے تیر کو نشانے پہ لگا اور اس کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۶... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مسلمانوں سے فرمایا: سعد کو تیر دیتے رہو اسے سعد تیر برساؤ


كنز العمال
في سنن الأقوال والأفعال
للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥
مؤسسة الرسالة
الهندي
كنز العمال
مؤسسة الرسالة

وآله وسلم عن كفارةِ أحداثنا قال شهادة أن لا إله إلا الله . (أبو بكر الشافعي في الغيلانيات) .

١٤١٣ ـ عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن عبد اللهِ بن عمرو عن عثمان بن عفان عن أبي بكر الصديق قال قال النبي ﷺ : النجاةُ من هذا الأمر ما الممت عليه عمي أبا طالب عند الموت شهادة أن لا إله إلا الله . (خط) .

١٤١٤ ـ (ومن مسند عمر بن الخطاب) عن جابر بن عبدِ الله قال سمعتُ عمرَ بن الخطابِ يقولُ لطلحة بنِ عبيد الله ما لي أراك قد شَعِثْتَ وأغبرت مذ توفي رسول الله ﷺ لعلك ساءَتْك أمارة ابن عمك قال : معاذ الله! ولكني سمعت رسول الله ﷺ يقول : إني لأعلمُ كلمةً لا يقولها رجلُ عند حضرةِ الموتِ إلا وجد روحَه لها روحاً حين تخرُجُ من جسدِهِ وكانت له نوراً يومَ القيامةِ فلم أسأل رسولَ الله ﷺ عنها ولا أخبرني بها فذلك الذي دخلني قال عمر فأنا أعلمها قال فلله الحمد ، فما هي ؟قال هي الكلمةُ التي قالها لعمه لا اله إلا الله قال صدقت . (ش حم ن ع قط في الأفراد وأبو نعيم في المعرفة) (رواه حم ع ه ك وأبو نعيم ص عن طلحة عن ابن عمر) .

١٤١٥ ـ عن حُمران أن عثمان قال سمعت رسول الله ﷺ يقول :

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

الطبعة الخامسة

١٤٠٥هـ - ١٩٨٥م

مؤسسة الرسالة بيروت - شارع سوريا - بناية صمدي وصالحة
هاتف: ٣١٩٠٣٩ - ٢٤١٦٩٢ ص.ب: ٧٤٦٠ برقياً: بيوشران

فقال رسول الله ﷺ : كل البواكي يكذبْنَ إلا أمَّ سعدٍ (ابن جرير في تهذيبه).

٣٧٠٩٣ - عن عائشة أن النبي ﷺ بكى وبكى أصحابُه حين تُوفِّي سعدُ بن معاذ ، قالت : وكان النبي ﷺ إذا اشتدَّ وجدُه فإنما هو آخذ بلحيته ، قالت عائشةُ : وكنتُ أعرفُ بكاءَ أبي من بكاءِ عمرَ (ابن جرير فيه).

٣٧٠٩٤ - ﴿مسند ابن عمر﴾ حدثنا محمد بن فضيل عن عطاء بن السائب عن مجاهد عن ابن عمر قال : اهتزَّ العرشُ لحبِّ لقاءِ اللهِ سعداً ، قال : إنما يعني السريرَ ، قال : « ورفع أبويه على العرشِ » . قال : تفسختْ أعوادُه ، قال : دخل رسول الله ﷺ قبرَه فاحتبَس ، فلما خرجَ قالوا : يا رسول الله ! ما حبَسكَ ؟ قال: ضُمَّ سعْدٌ في القبرِ ضمةً فدعوتُ اللهَ أن يكشِفَ عنه (ش).

٣٧٠٩٥ - ﴿مسند أسيد بن حضير﴾ عن عائشة قالت : قدمنا من حج أو عمرةٍ فلقينا بذي الحليفة وكان غلمانُ الأنصار يتلقون اهليهم فلقوا أسيد بن حضيرٍ فنعَوا له امرأتَهُ فتقنعَ وجعل يبكي ، فقلتُ : غفرَ اللهُ لك ! أنتَ صاحبُ رسول الله ﷺ ولكَ من السابقة والقِدَم ما لك وأنتَ تبكي على امرأةٍ ! قالت : فكشف

رأسَهُ وقال : صدقتِ ، لعمري ليحقّ أن لا أبكي على أحدٍ بعد سعد ابن معاذ وقد قال له رسول الله ﷺ ما قال : قلتُ : وما قال رسول الله ﷺ ؟ قال : قال : لقد اهتزّ العرشُ لوفاة سعد بن معاذ ، قالت : وهو يسير بيني وبين رسول الله ﷺ (ش ، حم والشاشي ، كر) .

٣٧٠٩٦ ـ عن أنس قال : أهدى أُكيدر دُومة إلى رسول الله جُبةً فتعجب الناس من حسنها ، فقال رسول الله ﷺ : لمناديلُ سعد ابن معاذ في الجنة خيرٌ منها (أبو نعيم في المعرفة) .

٣٧٠٩٧ ـ عن البراء قال : أُهديَ للنبي ﷺ ثوبٌ من حريرٍ فجعلوا يعجبون من لينِه ، فقال رسول الله ﷺ : لمناديلُ سعد بن معاذ في الجنة ألينُ من هذا (ش) .

٣٧٠٩٨ ـ عن جابر بن عبد الله قال : جاء جبريل إلى النبي ﷺ فقال : مَن هذا العبد الصالح الذي فُتِحت له أبواب السماء وتحرك له العرش ؟ فخرج رسول الله ﷺ فاذا سعد بن معاذ ، فقال رسول الله: هذا العبدُ الصالح شُدِّدَ عليه في قبره حتى كان هذا حين فُرِجَ له (حم وابن جرير) .

٣٧٠٩٩ ـ عن جابر قال قال رسول الله ﷺ : لقد اهتزّ العرشُ لموت سعد بن معاذ (ش) .

٣٧١٠٠ - عن جابر قال قال رسول الله ﷺ لسعد يومَ ماتَ وهو يُدفَن : لهذا العبدُ الصالح الذي اهتز له العرش وفُتِحت له أبواب السماء ، شُدِّد عليه ثم فُرِجَ عنه (كر) .

سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه

٣٧١٠١ - عن سعد قال : أسلمتُ أنا وانا ابنُ سبعَ عشرةَ سنة (كر) .

٣٧١٠٢ - ﴿ أيضاً ﴾ عن سعد قال : دفع إلي رسول الله ﷺ يوم أحدٍ ما في كنانتهِ من السهام وقال : ارمِ سعدُ فداك أبي وأمي! وما جمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم لغيري قبلي ولا بعدي منذ بعثه الله عز وجل (كر) .

٣٧١٠٣ - ﴿ أيضاً عن سعد قال : كان رسول الله ﷺ يناولني السهم يوم أحدٍ يقول : ارمِ فداك أبي وأمي (ع ، كر) .

٣٧١٠٤ - ﴿ أيضاً ﴾ عن سعد أن رسول الله ﷺ قال له يومَ أحدٍ وهو يرمي ، إيهاً (١) ! فداك أبي وأمي (ع ، كر) .

٣٧١٠٥ - ﴿ أيضاً ﴾ عن سعد قال : واللهِ ! إني لرابعٌ في

( ) إيهاً : تكون للاسكات والكف بمعنى حسبك وتنون منصوبة ، فتقول : إيهاً : لا تحدث . المعجم الوسيط ١/٣٥ . ب

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شرح سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

كنز العمّال

فى سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی، پاکستان فون: 32631861

شیخ چپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۷

حصہ سیزدہم، چہاردہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 589 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

......ملنے کے پتے......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی اٹھائی اور اسے سونگھا چنانچہ مٹی سے خوشبو آرہی تھی محمد کہتے ہیں: مجھے واقد بن عمرو بن سعد نے بتایا ہے۔ (واقد خوبصورت اور دراز قد انسان تھے) کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے جواب دیا میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے بلاشبہ تو سعد کے مشابہ ہے پھر کہا: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے وہ لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت اور دراز قد تھے۔ محمد کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اکیدر دومہ کی طرف ہدیہ بھیجا اس نے عالیشان ریشم کا بنا ہوا جبہ بھیجا جسے سونے کی تاروں سے اٹایا گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے جبہ زیب تن کیا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے کلام نہیں کیا: لوگ جبے سے ہاتھ مس کرتے اور تعجب کرتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس جبہ سے تعجب کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یارسول اللہ! اس سے خوبصورت کپڑا ہم نے نہیں دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۸۹ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذ کی روح کے لیے جھوم اٹھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۰۹۰ ...... محمد بن حنفہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی جب مٹھی کھولی تو وہ مٹی مشک بن چکی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! حتیٰ کہ خوشی کے اثرات نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس میں نمایاں دیکھے جاسکتے تھے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ وسندہ صحیح

۳۷۰۹۱ ...عطارد بن حاجب کی روایت ہے کہ کسریٰ نے نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا ھدیہ میں بھیجا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس تشریف لاتے اور اسے دیکھ کر تعجب سے کہتے: کیا یہ کپڑا آپ پر آسمان سے اتارا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کپڑے پر کیوں تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کے رومالوں میں سے ایک رومال بھی اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے غلام! یہ کپڑا ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ میرے پاس خمیس بھیج دے۔ رواہ ابن عساکر وقال غریب

۳۷۰۹۲ محمد بن منکدر کہتے ہیں: ام سعد بن معاذ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رو رہی تھیں اور یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔

ویل ام سعد سعدا نزاھۃ وجدا۔

ہلاک ہے ام سعد کے لیے سعد پر جو بزرگی اور عظمت تک جا پہنچا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جھوٹی ہیں سوائے ام سعد کے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبہ

۳۷۰۹۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو پڑے چنانچہ جب آپ ﷺ کا غم بڑھ جاتا آپ مٹھی میں داڑھی پکڑ لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں عمر رضی اللہ عنہ کے رونے سے اپنے والد محترم کا رونا پہچان لیتی تھی۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبہ

۳۷۰۹۴ .. "مسند ابن عمر" محمد بن فضیل عطاء بن سائب مجاہد کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی رب تعالیٰ سے ملاقات کی محبت میں عرش جھوم اٹھا ہے کہتے ہیں: جس سریر (چارپائی) پر سعد رضی اللہ عنہ کی میت رکھی ہوئی تھی اس سریر کی لکڑیوں میں چرچراہٹ کی آواز پیدا ہوگئی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر وہیں رکے رہے جب باہر تشریف لائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ قبر میں کیوں رک گئے تھے ارشاد فرمایا: قبر نے سعد کو معمولی سا کھینچ لیا تھا پھر میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی اور یہ کیفیت جاتی رہی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۰۹۵ .. "مسند اسید بن حضیر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم لوگ حج یا عمرہ سے واپس لوٹے مقام "ذوالحلیفہ" پہنچے وہاں انصار کے لڑکے آکر اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے لگے۔ لڑکے جب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے انھیں ان کی بیوی کی موت کی خبر سنائی۔ اسید رضی اللہ عنہ نے سر پر چادر ڈالی اور رونے لگے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو تم نے پہلے

پہل اسلام قبول کیا ہے اور شروع سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو بھلا تم ایک عورت پر رو رہے ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اسید رضی اللہ عنہ نے سر سے چادر ہٹائی اور بولے: تم سچ کہتی ہو میری عمر کی قسم! مجھے سعد بن معاذ کے بعد کسی پر نہیں رونا چاہئے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا خوب ارشاد فرمایا تھا۔ میں نے استفسار کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا: اسید رضی اللہ عنہ بولے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سعد بن معاذ کی وفات پر عرش جھوم اٹھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان چلتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والشاشی وابن عساکر

۳۷۰۹۶ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے رسول اللہ ﷺ کو جبہ ہدیہ میں دیا لوگوں کو اس جبہ کی خوبصورتی نے تعجب میں ڈال دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے بدرجہا بہتر ہیں۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۳۷۰۹۷ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشمی کپڑا ہدیہ میں دیا گیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی نرم گدازی پر تعجب کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۷۰۹۸ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل امین نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون بندہ صالح ہے جس کے لیے جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں اور عرش اس کے لیے جھوم اٹھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ بندہ صالح جس پر قبر میں سختی کی گئی اور پھر یہ سختی ان سے دور ہوگئی۔

رواہ احمد بن حنبل وابن جریر

۳۷۰۹۹ .... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم اٹھا۔

رواہ ابن شیبۃ

۳۷۱۰۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جس دن سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور انھیں دفن کیا جا رہا تھا ارشاد فرمایا اس بندہ صالح کے لیے عرش جھوم اٹھا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور اس پر عارضی سختی ہوئی پھر وہ دور بھی ہوگئی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۰۱ .... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ستر سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۲ "ایضاً" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا حالانکہ ترکش میں کوئی تیر نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے سعد! میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں تیر برساتے جاؤ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع فرمائے یہ فضیلت مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہے اور نہ دوبارہ اٹھائے جانے تک کسی کو ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۳ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ مجھے تیر پکڑاتے رہے اور فرماتے تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۴ .... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن وہ تیر برساتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۷۱۰۵ .... سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یا اللہ اس کے تیر کو نشانے پہ لگا اور اس کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۶ .... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مسلمانوں سے فرمایا: سعد کو تیر دیتے رہو اے سعد تیر برساؤ کہ